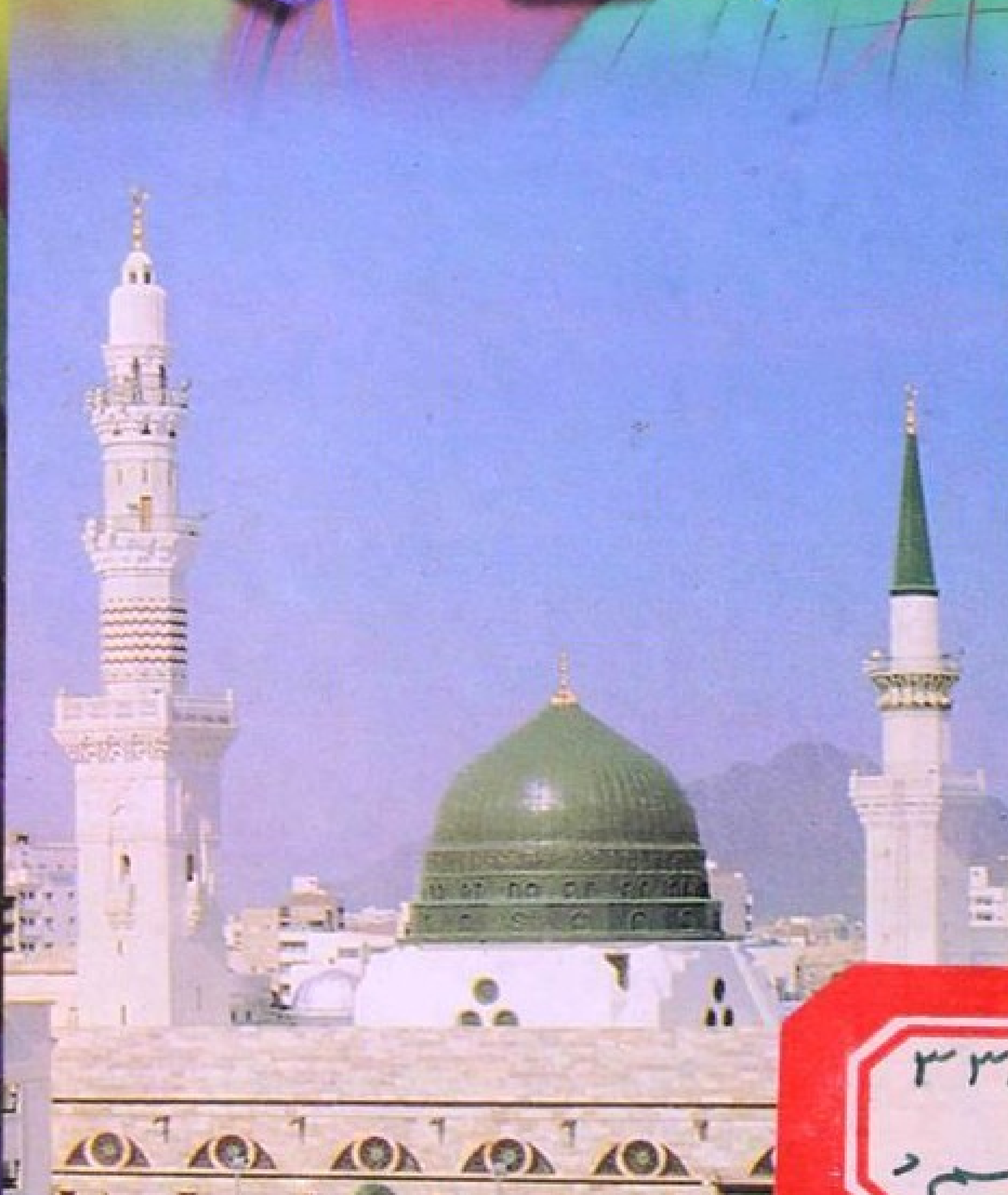
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محبوب



صوفی جاوید اقبال معصومی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

صوفی جاوید اقبال معصومی

کتاب کا نام	:-	محبوب صلی اللہ علیہ وسلم
شاعر	:-	صوفی جاوید اقبال معصومی
ترتیب و تزئین	:-	قمر وارثی
ماہ و سالِ اشاعت	:-	ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ 'اگست ۱۹۹۷ء
تعداد	:-	پانچ سو
کمپوزنگ	:-	العائشہ کمپوزنگ سینٹر' اردو بازار' کراچی
سرورق	:-	شہزاد حسین قادری۔ حبیب عالم
مطبع	:-	این اے اے پرنٹرز ناظم آباد نمبر۲ کراچی
بائنڈنگ	:-	رحمت بک بائنڈنگ ناظم آباد نمبر۲ کراچی
ہدیہ	:-	۱۲۰ر روپے

☆ ☆ ☆

ناشر

انجمن دبستانِ بولان (رجسٹرڈ) کوئٹہ

بہ اشتراک انجمن خدامِ خواجگانِ معصومیہ' کوئٹہ

اپنے پیرو مرشد

امیرِ شریعت، شہنشاہِ طریقت، داعیٔ ذکر بالجہر

عالمی مبلّغِ اسلام، سفیرِ اتحادِ بین المسلمین

حضرت خواجۂ خواجگاں

الحاج خواجہ محمد معصوم صاحبؒ

(پیر آف موہری شریف)

اپنے استادِ محترم

قبلہ استاد رشید انجم

اور

اپنے والدِ محترم

آغا محمد یونس خان قادری

کے نام

فہرست

سید ابوالخیر کشفی

جوئے نور کی ایک موج

اردو زبان کو کبھی ہندی، کبھی ہندوی اور کبھی ریختہ کہا گیا۔ ہر علاقے نے اسے اپنی زبان کہا اور ہر علاقے میں اس کی مخالفت بھی کی گئی، خاص طور پر اس کی مخالفت کی مسلسل تحریک ہندوؤں نے ۱۸۶۷ء میں شروع کی۔ مگر یہ زبان نت نئے علاقے تسخیر کرتی رہی اور آج ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، عرب امارات، سعودی عرب، ماریشس کے علاوہ امریکہ، برطانیہ اور جنوبی افریقہ وغیرہ میں اس کے بولنے والوں کے علاقے ہیں۔ اسے دیارِ غرب اور امریکہ میں بھی برِّ عظیم جنوبی ایشیاء سے نقلِ مکانی کرنے والوں کے رابطہ اور اظہار کے ذریعے کا درجہ حاصل ہے۔

اس صورتِ حال کے کئی اسباب ہیں۔ اردو کی لسانی لچک اور امکانات ایک بڑا اور بنیادی سبب سمجھا جاتا ہے مگر راقم الحروف کے نزدیک اردو کو یہ حیثیت اسلام کے حقائق کے بیان اور ثنائے محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلّم نے عطا کی ہے۔ ویسے تو زبانوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا مگر اس سے کون انکار کرے گا کہ عربی، فارسی اور اردو اسلام کی زبانیں ہیں۔ آج تو یہ بات بڑے اعتماد اور یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اردو کے دامن میں دین کا جو علمی سرمایہ اور خزینہ ہے۔ اس کی بناء پر وہ عربی کے بعد سب سے "سرمایہ دار" اور مالامال زبان ہے اور جہاں تک شعروسخن کا سوال ہے اردو اپنے امتیازات پر فخر کرسکتی ہے۔ اردو کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ بیسویں صدی میں حمد ونعت کا جیسا سرمایہ اردو میں سامنے آیا ہے، اس

میں کوئی دوسری زبان اس کی مدِّ مقابل نہیں۔ ہمارا یہ عہد تو نعت کا عہدِ زرّیں ہے۔ نعت کی کہکشاں اردو شاعری کے آسمان پر جگمگا رہی ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدح کی جوئے نور ہماری زبان کی وادیوں سے مستانہ وار گزر رہی ہے۔

جناب صوفی جاویدؔ اقبال معصومی کا نعتیہ مجموعہ "محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم" بھی اس جوئے نور کی ایک موج ہے۔ روشنی کا ایک دھارا ہے جس میں ہمارے رسولؐ، ہمارے آرامِ جاں، ہادیٔ کون ومکاں کے ذکر کی روشنیاں ہیں۔ صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

بلوچستان براہوی، بلوچی اور پشتو زبانوں کی خوبصورت سرزمین ہے، لیکن مدّتوں سے بلوچستان کے غیوّر اور محبت کرنے والے اہلِ قلم اردو کو بھی اپنا ذریعۂ اظہار بنائے ہوئے ہیں۔ اردو کو اسلامی افکار و خیالات کی ترجمانی اور ذکرِ محمدِ عربی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی ثقافتی اور تہذیبی زبان بنا دیا ہے۔

بلوچستان میں اردو کے اس فروغ میں بعض اداروں اور افراد کی منظم کوششوں کا دخل بھی ہے۔ قلم قبیلہ اور انجمن دبستانِ بولان نے بلوچستان میں اردو شعر وادب کی روایات کو استحکام بخشا ہے۔ افراد میں بہت اہم اور نمایاں نام استاد رشید انجمؔ کا ہے۔ جنہوں نے بلوچستان کے بہت سے شعرا کی فنّی تربیت میں حصہ لیا ہے۔

جناب صوفی جاویدؔ اقبال معصومی بھی ان کے حلقہ کے ایک شاعر ہیں۔ استاد رشید انجمؔ اپنے شاگردوں کی انفرادیت کا احترام کرتے ہیں اور ان کی اصلاح کے دائرے کو اس قدر نہیں بڑھاتے کہ شاگرد کا شعر اس کا

نہ رہے۔

اس مجموعہ (محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم) میں فنّی طور پر کمزور شعر بھی ہیں، زبان وبیاں کی غلطیاں بھی ہیں لیکن شاعر کی محبت اتنی سچی اور کھری ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے وابستگان کی نظر میں صوفی صاحب کی محبت ہی معتبر ٹھہرتی ہے۔ صوفی صاحب کی شاعری دماغ کی شاعری نہیں بلکہ دل کی شاعری ہے۔ انہوں نے رسولِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذاتِ گرامی سے اپنے رشتہ کو سیدھے سادے انداز میں پیش کردیا ہے۔ یہی رشتہ اور نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم سے یہی وابستگی ان کا اور ان کی زندگی کا اعتبار ہے۔ ایسے نعتیہ اشعار میں "میں" صرف ایک فرد نہیں، یہ محض صوفی جاوید اقبال نہیں بلکہ اس "میں" کے پردے میں حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا ہر امتی اپنے آپ کو دیکھتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

درودِ لب ذکرِ نبیؐ رخ ہے مدینے کی طرف
رنگ لاتا ہے عجب وابستگی کا اعتبار

آئی جب طیبہ سے ان کے نقشِ پا کی روشنی
دل کے ہر گوشے میں اتری مصطفیؐ کی روشنی

خزاں شامل نہیں ہوتی مدینے کی بہاروں میں
کہ جنّت کے نظارے ہیں وہاں کے سب نظاروں میں

سلامت ساحلِ امّید تک للّٰہ پہنچادو
ڈراتی ہے مجھے ہر موجِ طوفاں یارسولؐ اللہ

یہ آقاؐ کی عنایت ہے کہ مجھ کو
شناسا کردیا ہے بندگی سے

صوفی صاحب کے نعتیہ کلام میں فریاد کی لے بھی ہے اور سرخوشی کے نغمے بھی۔ وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ذات ان کے لئے امّید کا سرچشمہ بھی ہے اور ہر خوشی کا منبع بھی۔ وہ مقامِ نبوّت سے آگاہی رکھتے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ انبیائے کرام علیہم السّلام اور بالخصوص سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلّم اس کائنات میں انسانوں کا رشتہ' اللہ تعالیٰ سے جوڑنے اور قائم کرنے کے لئے آئے۔

صوفی جاوید اقبال معصومی کے بہت سے نعتیہ اشعار میں ہمیں اپنی آواز سنائی دیتی ہے اور اپنی تمنائیں نظر آتی ہیں۔ یہ بڑی بات ہے۔ اللہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلّم سے ان کے رشتہ کو مضبوط تر فرمائے۔

سید محمد ابوالخیر کشفی

ڈاکٹر انعام الحق کوثر

مہک ہی مہک

درود وردِ زباں اس لئے بھی رہتا ہے
ہے لحہ لحہ مدینے کے بام و در کی مہک

باری تعالیٰ نے سید البشر، امام الانبیاء، شفیع المذنبین، خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآنِ مجید میں فرمایا ہے۔

وہ مصطفیٰ، مجتبیٰ، احمد، محمد، یاسین، طٰہٰ، کملی والے، چادر والے، نبی اُمّی، داعیٔ الی اللہ، ہادی و منذر، روشن چراغ، شاہد، بشیرونذیر، مزکّیٔ نفوسِ انسانی، معلمِ کتاب و حکمت، نور، تاریکیوں سے نکالنے والے، غلط بندھنوں سے نجات دلانے والے، وہی ہر بات کے شارح، حاصلِ صدق، مرکزِ حق، برہان، حاکمِ برحق، صاحبِ قولِ فیصل، سراپا ہدایت، سراپا رحمت، رؤف و رحیم، تمہارے گواہ، صاحبِ خُلقِ عظیم، اوّل المومنین، اوّل المسلمین، خاتم النبین، عبد (کامل)، صاحبِ کوثر، صاحبِ رفعتِ شان و شہرتِ عام، ایمان والوں کی جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیارے ہیں۔

اِنّ اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلّون علی النبی ط یاایھا الّذین اٰمنوا صلّوا علیہ وسلّموا تسلیماً ○ (الاحزاب۔ پ ۲۲ ع ۴)

صوفی جاوید اقبال معصومی کا مجموعۂ کلام "محبوب صلی اللہ علیہ وسلم" بھرپور عقیدتوں کا مظہر اور دل و دماغ میں مچلتی ہوئی خواہشوں کا آئینہ دار ہے۔ یہ اس بابرکت ہستی کا ذکرِ مبارک پیش کرتا ہے۔ جن کے

متعلق خالقِ کائنات کے ارشادات اوپر آئے ہیں۔ صوفی جاوید اقبال معصومی حمدِ باری تعالیٰ میں گویا ہوتے ہیں۔

توفیق کی ہے بات تجھے کیا سے کیا لکھوں
چلتا رہے قلم تری حمد و ثناء لکھوں

صوفی جاوید نے اپنی دلی آرزو کو بڑے خوب صورت انداز میں صفحۂ قرطاس پر رقم کیا ہے۔ کہ باری تعالیٰ کی حمد و ثناء لکھنے کی اگر سعادت نصیب ہو جائے تو پھر قلم رواں دواں ہی رہنا چاہئے۔ بعد ازاں صوفی جاوید معصومی اپنے حسرت آفریں جذبات کا اظہار کرتے ہوئے خواہاں ہیں کہ وہ ایک لمحہ بھی حضور پاک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد سے غافل نہ ہوں۔ ارشاد ربانی ہے۔

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہُ ۝

"کہہ دو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تمہیں چاہے گا۔"

الٰہی اب یہ حسرت ہے نظر کے سامنے
عمر بھر آتی رہے خیرالورٰی کی روشنی

ایک دوسرے شعر میں صوفی صاحب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ لگاؤ کا اظہار کر کے عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا کی کسی دولت کو فوقیت نہیں دیتے۔

میں اس دولت کو ہر دولت پہ اب ترجیح دیتا ہوں
دیا ہے جو خدا نے یہ غمِ عشقِ نبیؐ مجھ کو

اسی عشقِ نبیؐ میں کھونے کے بعد صوفی جاویدؔ معصومی نے درِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عقیدتوں کے پھول تصور کرتے ہوئے اسی مناسبت سے مہک کی بات کی ہے اور یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ مہک تاحیات ان میں قائم رہے۔"

بسی ہوئی ہے مرے دل میں انؐ کے در کی مہک
اسی مہک کی ہے طالب دل و نظر کی مہک

اسی مہک سے لبریز فضا بن حضرت امام احمد رضاؒ کا یہ شعر یاد کے افق پر ابھرتا ہے۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتا درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

صوفی جاویدؔ معصومی حضور پاک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدارِ ہوش ربا کے موقع پر بینائی میں توانائی کی تمنا ئے ہوئے ہے۔ ورنہ جانتا ہے کہ عام آنکھیں اس دیدار کی تاب نہیں لا سکتیں۔

ان کا جلوہ نظر آئے تو مجھے ہوش رہے
میری بینائی میں اتنی تو توانائی ہو!!

صوفی صاحب کا اظہارِ عقیدت بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اندرونی کیفیات کو کیا پیکر ملا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

جاتے جاتے یہ مری عمرِ رواں لوٹ آئے
آپؐ کچھ دیر کو آجائیں جو بیمار کے پاس

ایک اور کیفیت کا رنگ دیکھئے۔

منظر تو مدینے کے نگاہوں میں بہت ہیں
یہ کہہ نہیں سکتا کہ میں کیا دیکھ رہا ہوں

عمر بھر کے لئے کتنی خوب صورت خواہش انگڑائیاں لے رہی ہے۔

کوئے طیبہ میں پہنچ جاؤں اگر جاویدؔ میں
عمر بھر دیکھا کروں میں گلشن طیبہ کے پھول

دوسرے مقام پر انہیں اپنے ارمان مچلنے کا پوری طرح احساس ہے۔ وہ اپنی باریابی کے لئے بے قرار ہیں۔ اس انتظار میں ان کا یقین پختہ ہے اور وہ یہ جانتے ہیں کہ ایک نہ ایک دن آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضری نصیب ہوگی۔

ارمان مچلے ہیں جاویدؔ مرے دل میں
دیکھو مرے آقاؐ کب طیبہ میں بلاتے ہیں

ایک اور جگہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاعر کسی گردابِ بلا کا شکار ہے اور وہ اس سے نکلنے کے لئے مولانا حالیؔ کی طرح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی ایک نگاہِ کرم کا سہارا لینا چاہتا ہے۔

اگر مجھ پر کرم کی اک نظر سرکارؐ ہوجائے
تلاطم بیٹھ جائیں میرا بیڑا پار ہوجائے

جناب صوفی جاویدؔ اقبال معصوی ۱۹۸۷ء میں الحاج حضرت خواجہ محمد

معصومؒ پیر آف موہری شریف کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے۔ آپ خدّامِ خواجگانِ معصومیہ کوئٹہ (روحانی حلقہ) کے سرپرستِ اعلیٰ ہیں۔ قریباً دس سال سے ماہانہ محفلِ ذکرِ الٰہی و نعت خوانی کا سلسلہ جاری ہے۔

آپ انجمن دلستانِ بولان (رجسٹرڈ) کوئٹہ کے صدر اور اس کے شعبۂ عارفین کے سربراہ بھی ہیں۔ بقول صوفی جاویدؔ اقبال معصومی۔

خدا کا نور کہتے ہیں خدا کی شان کہتے ہیں
نبیؐ محترم کو حاصلِ ایمان کہتے ہیں

حضور کریم صلیّ اللہ علیہ وسلّم کو حاصلِ ایمان سمجھنا اور ان کے اسوۂ حسنہ کو اپنانا ہی ہمیشہ سچے اور کھرے مسلمان کا شیوہ رہا ہے۔ اسی میں ہماری داخلی و خارجی اور انفرادی اور اجتماعی مشکلات و مصائب کا درماں بھی مضمر ہے۔

بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عظیم ترین شاہکار فخرِ کونین ہادیٔ برحق صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے طفیل امّتِ محمدیہ پر اپنی رحمت نازل فرمائے' سب کی تکالیف دور کرے اور سب کو اپنے احکامات اور نبی پاک صلیّ اللہ علیہ وسلّم کے اسوۂ حسنہ (جس کی مہک چار دانگ عالم میں بسی ہوئی ہے) پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔
صوفی جاویدؔ اقبال معصومی گویا ہوتے ہیں۔

ایسی خوشبو کہ مہکے چمن در چمن
کھُل گئے دل کے در تم پہ لاکھوں سلام

ایک جاویدؔ کیا ذکر کی بزم میں
سب کی ہے چشم تر تم پہ لاکھوں سلام

محمد انعام الحق کوثرؔ

سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ)
۲۷۲ او۔ او بلاک III
سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ

۲۷/ محرم الحرام ۱۴۱۸ھ
۴ جون ۱۹۹۷ء

رشید انجم

اکیسوی صدی کا صوفی شاعر

جب تک حضورِ کریمؐ سے والہانہ وابستگی نہ ہو تو نعت دلوں پر اثر نہیں کرتی۔ ہمارا موجودہ دور ہر صنفِ سخن میں جدّت کی انتہا چاہتا ہے۔ جدّت تو شاعر کی عمر، تجربہ اور مشقِ سخن کے ساتھ خود پیدا ہو جاتی ہے۔ خصوصاً غزل میں جدّتوں کی کاوش کرتے کرتے لوگ نعت میں بھی جدّت طرازی کرنے لگے۔ جدّت نئے الفاظ کا نام نہیں ہے۔ نیا خیال نیا مفہوم جدّت کو ترقی دیتا ہے اور خصوصاً نعت میں جدّت طرازی عجیب بے معنی عمل معلوم ہوتی ہے۔ چودہ سو سال (۱۴۰۰) قبل جس عظیم اور بے مثال ہستی نے دینِ برحق کی تحریک چلائی اس ایک ہستی کی مدحت، پاک خیالات، شائستہ الفاظ اور روشن جذبات کی روشنی میں ہی کی جا سکتی ہے۔ نعت ہر صدی میں نعت ہی رہی ہے اور مدحتِ رسولؐ کا انداز اور اس کی بنیاد بھی ایک ہی رہی ہے۔ نعت میں جدّت طرازی کے عمل سے نعت کی اصل شکل غائب ہو جاتی ہے اور مدحتِ رسولؐ کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالٰی نے قرآن مجید میں حضورِ کریمؐ کی مدحت سرائی کی ہے۔ حضرتِ ابوطالبؓ نے سب سے پہلے نعت کہی۔ اس کے بعد حضرتِ حسّان بن ثابتؓ اور دیگر صحابہؓ نے حضورؐ کے لئے نعتیں کہیں۔ صوفیائے کرام نے بھی اس سلسلے کو جاری رکھا۔ سب کا نعت گوئی میں اپنا اپنا لب ولہجہ موجود ہے مگر مدحت کی بنیاد ایک ہے۔

صوفی جاویدؔ اقبال معصومی نعت گو شاعر ہیں اور اکیسویں صدی میں

ان کی نعت گوئی حضورِ کریمؐ سے والہانہ وابستگی کی آئینہ دار ہوگی۔ صوفی صاحب نے اپنی نعتوں میں کسی قسم کا الجھاؤ پیدا نہیں ہونے دیا۔ جدّت طرازی سے بھی گریز کیا اور صرف ذاتِ رسولؐ کی عظمتوں کو اپنے سامنے رکھ کر نعت گوئی کی کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتوں میں مبتدی شاعر کا عمل تو موجود ہے لیکن بدعتوں کا گزر نہیں ہے۔ ان کی تمام نعتوں میں احترامِ رسولؐ اور ادب واضح طور پر نظر آتا ہے۔ انہوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں حضورؐ سے تخاطب کو "تو" "تیرا" کے لہجے سے دور رکھا ہے۔ جبکہ ہمارے ادبی اساتذہ اور معروف شعراء حضرات بڑے فخر سے اپنے کلام میں "تُو" "تیرا" کا انداز اختیار کرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ ہم تُو کہہ کر کس سے مخاطب ہیں۔ صوفی صاحب کی نعتیں ان گستاخیوں سے بالاتر نظر آتی ہیں۔ بہت کم مدّت میں صوفی صاحب نے نعتوں کا اتنا ذخیرہ کرلیا کہ ان کے لئے صاحبِ کتاب ہونا کوئی مشکل کام نہیں رہا۔

اپنی کتاب کے نام کے سلسلے میں انہوں نے مجھ سے رجوع کیا تو کتاب کا نام بھی اچانک میرے ذہن میں آیا اور میں نے ان سے کہا کہ اس کتاب کا نام "محبوبؐ" رکھ لیں۔ یہ صوفی صاحب کی خوش بختی ہے کہ ان کی کتاب کا نام "محبوبؐ" قرار پایا اور وہ بلوچستان، کوئٹہ میں دوسرے صاحبِ کتاب نعت گو شاعر کی حیثیت سے منظرِ عام پر آئے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔ مزید نعتیں کہنے کی صلاحیتیں عطا فرمائے اور ان کی کتاب "محبوبؐ" کو محبوبِ کبریاؐ کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

رشید انجم
سرپرستِ اعلیٰ
انجمن دبستانِ بولان (رجسٹرڈ) کوئٹہ

پروفیسر آفاقؔ صدیقی

ارمغانِ محبت

صوفی جاویدؔ اقبال معصومی کے نعتیہ کلام کا مجموعہ اپنے نام ہی سے اتنا دلکش ہے کہ کسی شعری کتاب کا ایسا نام آج تک میری نظر سے نہیں گزرا۔ "محبوبؐ" اور "محبوبؐ" بھی وہ ذاتِ والا صفات جو خالقِ کائنات کے بندوں ہی کی محبوب نہیں بلکہ محبوبِؐ خدا ہے اور تمام جہانوں کے لئے رہتی دنیا تک جس کی چاہت صلائے تمام کا درجہ رکھتی ہے۔

خوش رہیں تم کو دیکھنے والے
ورنہ کس نے خدا کو دیکھا ہے

صوفی جاویدؔ اقبال سے کبھی بالمشافہ ملاقات کا شرف تو مجھے حاصل نہیں البتہ ان کا کلام اکثروبیشتر نصف ملاقاتوں کا ذریعہ رہا ہے اور دلستانِ وارثیہ کراچی کے ناظم جناب قمرؔ وارثی نے بطورِ خاص اس سعادت سے بھی بہرہ ور فرمایا کہ اپنے استادِ محترم رشید انجمؔ صاحب کے حوالے سے صوفی صاحب کی قابلِ قدر نعتیں مجموعی شکل میں عطا کیں۔

جناب رشید انجمؔ نے وادئ بولان اور بالخصوص کوئٹہ میں شعروادب کے جو چراغ روشن کئے ہیں وہ ہماری تہذیب وثقافت کے فروغ میں اپنی تابانیوں سے بیش بہا خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یقیناً "انجمن دلستانِ بولان کوئٹہ کے صدر صوفی جاویدؔ اقبال معصومی کی شخصیت میں بھی وہی مثبت وتعمیری جذبہ کارفرما ہے جس کا ثبوت پیشِ نظر شعری مجموعے سے ملتا

ہے۔

روح پرور کلام کا یہ مجموعہ جن صفات سے آراستہ ہے ان کا انبساط آفریں کیف و سرور تو بجاطور پر اس ارمغانِ عقیدت و محبت کا مطالعہ کرنے والے خود ہی اپنے دلوں کی گہرائیوں سے محسوس کریں گے۔ مجھے اجمالی طور پر جو کچھ عرض کرنا ہے اس کی ابتدا حمدِ باری تعالیٰ سے کرتا ہوں جو تمام بندوں کی طرف سے اپنے خالق ومالک کے حضور رشتۂ عبودیت کا اظہار ہے اور اس اظہار کو صوفی جاویدؔ اقبال معصومی نے بڑی عمدگی سے شعری پیکر میں ڈھالا ہے۔ مثال کے طور پر یہ مقطع پوری حمد کا بہت ہی خوب صورت اشاریہ ہے۔

جاویدؔ کو جو تو نے عطا کی ہے زندگی
ہر گام تیرے ساتھ میں عہدِ وفا لکھوں

وفاداری بشرطِ استواری' ایمانِ کامل کی دلیل ہے۔ ہر پل ہر آن اور راہِ ہستی میں گام بہ گام اگر معبودِ حقیقی کو یاد کیا جائے اور یاد رکھا جائے تو زندگی واقعی ایک صوفی کی زندگی ہو جاتی ہے۔ جو صدق وصفا سے اپنے دل کو صاف وشفاف آئینے کی طرح بنالیتا ہے۔

آیئے اب صوفی جاویدؔ اقبال کے کچھ نعتیہ اشعار سے لطف اندوز ہونے کی سعادت پائیں۔

رحمت کی نظر جس پر بس ایک ذرا ڈالی
سرکارِ مدینہ نے شان اس کی بڑھا ڈالی

بھولے نہ کبھی اپنی امّت کو مرے آقاؐ
افسوس کہ امّت نے یاد اُنؐ کی بھلا ڈالی

وہ بھی کیا دل ہے نہ ہو جس میں محبت اُنؐ کی
دل وہی دل ہے جو سرکارؐ کا شیدائی ہے

خزاں شامل نہیں ہوتی مدینے کی بہاروں میں
کہ جنت کے نظارے ہیں وہاں کے سب نظاروں میں

فروغِ نور کی پُرنور دنیا ہے مدینے میں
خدا کے فضل و رحمت کا خزانہ ہے مدینے میں

ہزاروں نعمتیں آئیں میسّر
محمد مصطفیٰؐ کی رہبری سے

خدائے پاک کی رحمت بھی ہوگی بس اسی جانب
اشارہ آپؐ کا اے رحمتِ عالم جدھر ہوگا

یہ اور ایسے ہی بہت سے اشعار کو پڑھ کر میں نے محسوس کیا کہ صوفی جاوید اقبال نے مدحتِ سرکارؐ کا فریضہ اپنے قلب کی گہرائیوں سے ادا کیا ہے۔ برجستگی، بیساختگی اور لفظ و بیاں کی سادگی کا یہ انداز واقعی ایسا ہے کہ جیسے عقیدت و محبت کا ایک صاف و شفّاف جھرنا سا نعتیہ اشعار کی صورت میں شاعر کی وجدانی کیفیات سے برآمد ہو رہا ہو۔ یہ سعادت ہر شاعر کو نصیب نہیں ہوتی۔ علم و فضل اور فنِ شاعری کی تہہ داریوں کا کمال بیشک نعتیہ شاعری میں بھی اپنا جادو جگاتا رہا ہے اور جگاتا رہے گا مگر اس

نعتیہ مجموعے کی نعتوں میں صوفی جاویدؔ کے لہجے کی انفرادیت یہ ہے کہ شروع سے آخر تک عقیدت و محبت کا والہانہ اظہار قاری کے دل پر وہی جذبہ طاری کردیتا ہے جس جذبے سے سرشار ہوکر یہ گلدستۂ مدحت سجایا گیا ہے۔ عقیدت و محبت کے ان مقدس گلوں میں جو خوشبو ہے اس خوشبو کو خود صوفی جاویدؔ کے الفاظ میں کہنا ہو تو یوں کہئے۔ "ایسی خوشبو کہ مہکے چمن در چمن"

اردو کی عالمی مقبولیت میں جہاں ایک طرف اور کئی عوامل کارفرما ہیں وہاں ایک قابلِ قدر حسنِ عمل کے طور پر یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح آشکار ہے کہ پچھلے پچاس برسوں میں نعت گو اور نعت خواں حضرات کا بول بالا رفتہ رفتہ اب دنیا کے گوشے گوشے میں ہوچکا ہے۔ خدا کرے دلکش نعتوں کے اس محبوب مجموعے کی دلکشی بھی جہانگیر و جہاں تاب ثابت ہو۔

پروفیسر آفاقؔ صدیقی

صدر شعبہ اردو

پروگریسیو ڈگری کالج، کراچی

قطعۂ تاریخِ اشاعت

جذبۂ دل کے تسلسل میں بہ شانِ مصطفیؐ
ہے عقیدت ہی عقیدت ایک اک حرفِ ثناء

اس تسلسل، اس عقیدت کے تناظر میں قمؔر
مشعلِ فیضِ نبیؐ ہے ہر ورق "محبوب" کا

۱۹۹۷ء

از نتیجہ فکر :۔ قمؔر وارثی، کراچی

قاری غلام حسین عباسی

درویش صفت شاعر

بزرگانِ ماسلف سے سنتے آرہے ہیں کہ آدمی کی پہچان اس کے خیالات اور حلقۂ احباب سے ہوسکتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ انجمن دبستانِ بولان کوئٹہ کے سابق صدر ناگی عبدالرزاق خاورؔ کی وفات کے چند ماہ بعد انجمن کے مرکزی دفتر واقع عبدالستار روڈ کوئٹہ میں جانے کا اتفاق ہوا جہاں انجمن دبستانِ بولان کے بانی محترم استاد رشید انجمؔ اپنے دفتر کی کرسی پر براجمان تھے میں نے استاد رشید انجمؔ صاحب سے ناگی عبدالرزاق خاورؔ کی اچانک وفات اور انجمن کے لئے ان کی خدمات اور ان کی وفات سے خالی ہونے والے انجمن دبستانِ بولان کے صدارتی عہدہ کے بارے میں گفتگو کی تو پتہ چلا کہ متفقہ طور پر صوفی جاویدؔ اقبال معصومی صدر منتخب ہوگئے ہیں اور وہ بخوبی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اتنے میں صوفی جاویدؔ اقبال معصومی دفتر میں تشریف لائے میری ان سے پہلی ہی ملاقات تھی اس پہلی ملاقات میں انہوں نے مجھے بے حد متاثر کیا ان کا اخلاق' کردار' شکل و صورت' زبان' دانائی' سلیقہ' طریقہ' وضع قطع و عجزوانکساری' شاعروں کی زبان میں آمد کی تیاری دنیاداری سے بے زاری اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے انہیں سرشار پایا۔ دیکھنے میں معصوم' تقویٰ وطہارت عبادت وریاضت ان کی گفتگو سے ادب کے موتی جھڑرہے تھے وہ درویش صفت شاعر جن کا تصوف میں چاروں سلسلوں سے تعلق ہے اور حضرت محمد معصومؒ کے مریدِ خاص ہیں الحاج محمد اصغر خلجی کے پیر بھائی

ہیں حضرت خواجہ محمد معصومؒ سے میری ملاقات بھی خلجی ہاؤس میں ہوئی تھی وہ پائے کے عالم اور عابد تھے جن کی نظرِ شفقتِ خاص نے جاوید اقبال معصومی کے دلِ خزاں دیدہ کو بہاروں سے مزیّن کردیا ان کی پہلی تصنیف (محبوبؐ) رمضان المبارک میں پڑھنے کے لئے ملی معصومی صاحب کی عقل کی لطافت، زورِ قلم اور پاکیزہ خیالات کی عکاس ہے ان کا اونچا تخیل ان کی کتاب "محبوبؐ" میں ملتا ہے۔ حضورؐ سے والہانہ محبت وعقیدت کا جذبہ ان کی روح میں رچ بس گیا ہے وہ فرماتے ہیں۔

جدھر انؐ کے قدم پہنچے منوّر ہوگئیں گلیاں
ہری ہونے لگی ہر شاخ انؐ کے مسکرانے سے

شعراء کرام کی زبان میں محبوب بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے معصومی صاحب نے دنیاوی محبوب نہیں حقیقی محبوب کی بات کی ہے جن کے لئے پوری دنیا کے مسلمان محب کی حیثیت رکھتے ہیں ہر دور میں کتابیں لکھی گئی ہیں اس سے کوئی انکاری نہیں ہے لکھنے والوں نے اپنے اپنے مزاج کے مطابق طبع آزمائی کی ہے۔ پاکستان میں لکھنے والوں کی کمی نہیں ہے ہر سال نئی کتابوں کا اضافہ ہوتا رہتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ کتاب ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے آپ نسلِ نو کی تعمیر اور جہالت کی تاریکی کو روشنی میں بدل دینے کا خواب پورا کرسکتے ہیں علم کے بغیر تو آدمی نامکمل ہے علم ہوگا تو حلال اور حرام کو جانا جاسکتا ہے چھوٹے بڑے کا فرق محسوس کیا جاسکتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مصنّفین کی حوصلہ افزائی ہی نہیں بلکہ حکومتی سطح پر سرپرستی کی جانی ضروری ہے مصنّف حضرات

معاشرہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں ان کی صلاحیتوں جذبوں اور دماغ ریزی کے باعث خوش حال معاشرہ پروان چڑھتا ہے معصومی صاحب کی تحریر میں جگہ جگہ حضورؐ کے ساتھ محبت و عقیدت کے پھول کھلے ہیں جو ان کے روشن دماغ کی مظہر ہیں۔ محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے "محبوبؐ" کی تحریر کے لئے کسی خاص وقت کا تعین کیا ہے اسی لئے پڑھنے والا مطالعہ کے وقت اپنے اندر کیف و سرور کی لذت سے محظوظ ہوتا ہے جیسے انجم کی روشنی کی کرنیں اپنی آب و تاب سے تاریکی کو روشنی سے منور کردیتی ہیں انجم کی کرنوں میں کرنل فضلِ اکبر کمالؔ، آفاقؔ، فیصلؔ، فرحتؔ، کاشفؔ، محورؔ، اور صدفؔ نمایاں نام ہیں جن کی حسنِ کارکردگی سے انجمن دبستانِ بولان کوئٹہ بھی جگمگا رہی ہے اسی طرح انجم کی مہربانیوں محبتوں اور خلوص کا نتیجہ ہے کہ معصومی صاحب کو کتاب لکھوا کر ادیبوں، شاعروں کی صف میں لا کھڑا کیا نعت خوانی آسان، نعت لکھنا مشکل، اور نعتوں کا مجموعہ تصنیف کرنا بہت دشوار ہے لیکن معصومی صاحب نے تو کمال کردیا ہے ایسے مشکل کام کو انہوں نے آسانی سے سرانجام دیا، انجمن دبستانِ بولان کے لئے ذخیرۂ کتب، احباب کے لئے تحفۂ محبوب اور خدامِ خواجگانِ معصومیہ کے لئے خوشی کا پیغام۔ معصومی صاحب تصوف اور سلوک و طریقت کی جزئیات پر گہری نظر رکھتے ہیں حقائقِ توحید و معرفت سے ان کو بے پناہ دلی وابستگی ہے اتنے تھوڑے عرصہ میں ان کا تعارف کتابی شکل میں ہونا ان کی علم دوستی، ادب کے ساتھ محبت و خلوص کی نشاندہی کرتی ہے۔

قاری غلام حسین عباسی

معلم تعمیر نو اسکول

کوئٹہ

غلام قادر سومرو قادری

"اقبال احسانی"

جن کی زباں پہ آگئی مدحت رسولؐ کی
اس کا نصیب بن گئی رحمت رسولؐ کی

عشق و محبت سرکارِ دوعالم صلّی اللہ علیہ و سلّم ایمان کی بنیاد ہے اور یہ ایمان بکاؤ مال نہیں ہوتا یہ دولت نہ بکتی ہے اور نہ خریدی یا لوٹی جاتی ہے کیونکہ اس کا راستہ ہموار نہیں ہوتا اس لئے اس کو ہر ایک نہ خرید سکتا ہے اور نہ لوٹ سکتا ہے۔ ہاں! علم کا خزانہ تو لوٹتے دیکھا' سنا اور مطالعہ میں بھی آیا۔ اس عشق کی بستی کو دنیاوی آتش میں بھی گلزار پایا۔ یہ وہ شمع ہے جو صرف اور صرف نگاہِ کاملِ مرشد سے روشن کی جاسکتی ہے۔ اس بات پر محمد اعظم چشتیؒ کا روشن کلام لبِ بام آیا ہے کہ۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے
سینے میں چھپائی جاتی ہے

توحید کی مے ساغر سے نہیں
آنکھوں سے پلائی جاتی ہے

اسی طرح جو شعلۂ دلستانی میں دیکھا ہے وہ صوفی جاوید اقبال معصومی صاحب کے زیرِ نظر نعتوں کا مجموعہ "محبوب صلّی اللہ علیہ و سلّم" میں بھی پایا گیا ہے۔ کیونکہ ان کا سلسلہ اور ان کی نسبت بھی کسی کامل مرشد سے ہے۔ معصومی صاحب کا شائستہ و پاکیزہ ذوقِ سخن اس شمع کا مظہر ہے اور

عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے جو گدائی درِ حضورؐ شافعِ محشر صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنی نعتوں کے مجموعے میں عجز وادب کے ساتھ کی ہے۔ وہ قابلِ تحسین و تعریف ہے۔ نعت لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ کیونکہ اس میں دودھاری تلوار پہ چلنا پڑتا ہے۔ کیونکہ محب سمیع' بصیر ہے۔ جو اپنے محبوب کی ثناء دیکھتا اور سنتا ہے۔ اس لئے محب جلّ جلالہٗ کے سامنے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بات کرنا آسان نہیں ہے۔ معصومی صاحب کے اس مجموعۂ نعت کے ایک شعر نے میرا دل ہلا کے رکھ دیا ہے کہ

نبیؐ کیا ہے بشر کیا ہے صنم کیا ہے خدا کیا ہے
حقیقت کھل گئی سب آپؐ کے تشریف لانے سے

یوں تو اس ناچیز کی نگاہوں سے کئی محترم شعراء کے کلام اور گلدستے گزرے ہیں لیکن یہ مجموعۂ نعت "محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم" ایک منفرد مقام و معیار رکھتا ہے۔ بہرکیف معصومی صاحب نے جو اپنے پاکیزہ خیال سے روشنی فرمائی ہے۔ میں اس کی دائمی بصیرت قائم رہنے کے لئے بارگاہِ مآبِ عقائد و عالم اور ربّ جلِ وجدانہ کی بارگاہ میں سربسجود دعاگو ہوں کہ ان کا ذوق و شوق بالا اور طاہر رہے۔ میں آخر میں اپنا قلم اقبال عظیم کے اس شعر پر بند کرتا ہوں۔

سجدوں کا اثر اور ہے جلووں کا اثر اور
کعبے کی سحر اور ہے طیبہ کی سحر اور

غلام قادر سومرو قادری
ڈی۔ ٹو سی جی ایس کالونی سٹلائیٹ ٹاؤن کوئٹہ' بلوچستان
ریسرچ آفیسر جیولوجیکل سروے آف پاکستان سریاب روڈ' کوئٹہ

صوفی جاوید اقبال معصومی

ابتدائے عشقِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا میں پھیلی ہوئی ربّ العزّت کی لاکھوں کروڑوں نعمتوں کا شمار کرنا انسان کے شعور سے بالاتر ہے ہاں اگر کوئی بات انسان کے اختیار میں ہے تو صرف اس ذاتِ واحد کا شکر بجا لانا ہے مگر بدقسمتی کہ آج کا انسان ناشکری پر اکتفا کئے بیٹھا ہے۔ ہم سب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ راہِ حق پر چلنے والے مشکلات سے دوچار تو ضرور ہوتے ہیں لیکن باوجود اس کے اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان سے انسان کی فلاح کا کام لیا۔ کیا یہ اللہ تبارک تعالیٰ کی حکمت عملی نہیں کہ نبوت کا سلسلہ ختم ہوجانے کے بعد بھی رشد وہدایت کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مومن کے ایمان کا نہایت اہم جزو ہے اور بغیر محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایمان اور عمل نامکمل ہے۔

شعر!

مانا کہ عمل ہی قبر کا سرمایہ ہے مگر
بہتر ہے ہر عمل سے محبت حضورؐ کی

پس ثابت ہوا کہ مومنین کے دلوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے آگے دنیا کوئی اہمیت نہیں رکھتی مومنین اللہ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کو ہمیشہ دل میں بسائے رکھتے ہیں۔

احادیثِ مبارکہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسالت مآب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے عہدِ رسالت میں بڑے بڑے نعت گو جلیل القدر، صحابہ کرامؓ گزرے ہیں اسی عشقِ محبوبؐ کو صحابہ کرامؓ کے بعد بزرگانِ دین اور وقت کے بڑے بڑے نعت گو شعرائے کرام نے ثابت کیا اور جو تا حال جاری ہے۔ اردو نعت گوئی میں خاص کر اعلیٰ حضرت احمد رضا شاہ خان بریلویؒ امیرمینائیؒ، مولانا حسن بریلویؒ، حافظ مظہرالدینؒ اور زمانہ حال کے حفیظ تائبؔ، مظفروارثی، حنیفؔ اسعدی قمروارثی، سید ریاض الدین سہروردی، محمد الیاس عطاؔر قادری جیسے عاشقانِ رسولؐ کا مقام سب سے منفرد انوکھا اور نرالا ہے ان حضرات کی کہی ہوئی نعتیں اپنی مثال آپ ہیں۔

اللہ ربّ العزّت کا بڑا کرم رہا کہ میری پیدائش وادئ کوئٹہ کے شہر، سندھی اسٹریٹ کوئٹہ کے ایک ادبی اور مذہبی گھرانے میں ہوئی، الحمداللہ شروع ہی سے صوفیانہ گھریلو ماحول میں رہا جس کا اثر میرے رگ وپے میں آج تک رواں دواں ہے۔ میری تربیت کچھ اس نہج پر ہوئی کہ میرا دل عشقِ محبوبؐ کی طرف ہروقت گامزن رہا۔

الحمداللہ میرے والدِ گرامی قبلہ حضرت آغا محمد یونس خان قادری مدظلہ العالی بھی تصوف کے عہدے پر فائز ہیں اور اکثر عزیزواقارب بھی صوفیائے کرام کے عقیدت مند ہوکر ان تمام باتوں سے قطع نظر میری محبوب صلّی اللہ علیہ وسلّم سے عشق کی تشنگی پوری نہیں ہوتی نظر آرہی تھی کہ میرے پیرومرشد امیرِ شریعت، شہنشاہِ طریقت، داعئ ذکرِ بالجہر، عالمی مبلغِ اسلام، سفیرِاتحادِ، بین المسلمین، حضور خواجہؒ خواجگان الحاج

خواجہ محمد معصوم صاحبؒ (پیر آف موہری شریف) کی شفقت مجھے نصیب ہوئی اور یہ تمام کرم فرمائی خواجہ سرکارؒ کی ہے ان کے فیضانِ نظر سے تقریباً" عرصہ آٹھ دس سال سے تواتر کے ساتھ میری رہائش گاہ "معصومی ہاؤس" ۳- بی یحییٰ کالونی مالی باغ میں ماہانہ محفلِ ذکرِالٰہی و نعت خوانی کا سلسلہ راقم الحروف کی سرپرستی میں "خدامِ خواجگانِ معصومیہ" کے زیرِ اہتمام جاری و ساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ روحانی و نورانی محفلِ پاک جاری و ساری رہے گی۔

مجھے تصوف کے اعلیٰ مقام پر پہنچانے میں حضرت خواجہ صوفی محمد جعفر صاحب مدظلہ العالی (پیر آف ڈنگہ شریف) اور سجادہ نشین الحاج سید حبیب شاہ بخاری چشتی قادری دربارِ عالیہ غوثیہ' چشتیہ' قادریہ کوئٹہ کی روحانی طور پر بھرپور رہنمائی حاصل رہی۔ جب سے پیرو مرشد خواجہ سرکارؒ سے وابستگی کا شرف حاصل ہوا' صوفیانہ جذبات سے دل منور ہونے لگا اور جب تاریخِ صوفیاء پر نظر ڈالی تو معلوم ہوا کہ نعت گوئی بھی اس شعبے کا اہم حصہ ہے۔ اس خیال سے دل میں نعت کہنے کی لگن پیدا ہوئی۔ اس طرح مصرعے اور شعر دماغ میں ڈھلنے لگے اور ذخیرہ ہونے لگا۔ اب تلاش کی منزل میں سرگرداں تھا کہ اصلاحِ ادب میں کسبِ فیض کس سے حاصل کیا جائے۔ تو کوئٹہ جیسی سنگلاخ زمین پر کوئی استادِ فن نظر نہ آیا۔ اسی تلاش میں انجمن دلستانِ بولان (رجسٹرڈ) کوئٹہ کے سابق صدر ناگی عبدالرزاق خاورؔ (مرحوم) کے توسط سے عالی مرتبت استاد رشید انجمؔ صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جناب استادِ محترم کی نظر نے مصرعے' شعر اور دماغ میں ڈھلنے والے ذخیرے کو یکجا کر کے مجھے نعت گو شاعر بنا دیا۔

اب میں باقاعدہ بحیثیت ایک نعت گو شاعر ہی نہیں بلکہ انجمن دبستانِ بولان (رجسٹرڈ) کوئٹہ کی علمی، ادبی، واصلاحی تنظیم میں بحیثیت صدر اور سربراہ شعبۂ عارفین کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری باطریقِ احسن پوری کررہا ہوں اور اب بھی استادِ محترم سے کسبِ فیض حاصل کررہا ہوں۔

استادِ محترم کو جہاں میں نے ایک جید استاد، صاحبِ علم و ادب پایا اسی قدر انہیں منکسرالمزاج اور شاگردوں پر شفیق و مہرباں پایا۔ ان تمام باتوں سے قطع نظر استادِ محترم کی اور خوبیوں میں ایک یہ خوبی بھی نمایاں ہے کہ آپ کبھی بھی نام و نمود کے طالب نہ رہے اور اپنے علم وادب کے سمندر سے بیش بہا موتی آج بھی اس دبستان کو دے رہے ہیں۔

استادِ محترم نے فرمایا کہ ہمارے مکتبِ ادب میں شعرگوئی کو سبقت حاصل رہی ہے عروض کی تعلیم ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ استادِ محترم کے اس نقطۂ نظر پر میں نے پوری طرح عمل کیا جس کا منہ بولتا ثبوت میرا نعتیہ مجموعۂ کلام "محبوبؐ" آپ کے پیش نظر ہے۔

چند قابلِ قدر شخصیات جن کا میں دل کی عمیق گہرائیوں سے ممنون و مشکور ہوں جنھوں نے اپنی گراں قدر آراء سے نواز کر مجھے صاحبِ دیوان شعراء کی صف میں لاکھڑا کیا۔ ان میں محترم سید ابوالخیر کشفی، محترم استاد رشید انجمؔ، محترم ڈاکٹر انعام الحق کوثرؔ، محترم پروفیسر آفاق صدیقی، محترم قاری غلام حسین عباسی، محترم عبدالقادر سومرو کے علاوہ قطعۂ تاریخ کے لئے محترم قمرؔ وارثی بطورِ خاص شامل ہیں۔

میں بالخصوص اپنے استاد بھائی محترم قمرؔ وارثی صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے مجموعۂ کلام "محبوبؐ" کی کتابت، طباعت،

اشاعت، غرضیکہ اس کتاب کی مکمل تیاری میں بھرپور معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نعمتوں اور نوازشات سے مالامال فرمائے۔

"محبوب" کے سلسلے میں محترم سید شبیہ اختر (ڈی ایس پی کرائمز برانچ کوئٹہ) محترم محمد عارف خان یوسف زئی (ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن لاہور) محترم محمد فرید ایڈووکیٹ (ہائی کورٹ آف بلوچستان) ملک اسد اعوان (یو۔ بی۔ ایل یونین صدر بلوچستان) محترم ڈاکٹر الحاج سید مزمل حسین رضوی، محمد جعفر کاسی سابق کونسلر، محمد طاہر خان ایڈووکیٹ (سابق سینیٹر بلوچستان) قاری محمد حسن عباسی، قاری سید افتخار حسین کاظمی، محترم شاہد القادری چشتی قلندری جیسی معتبر اور قابل قدر شخصیات کا بھی ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے میری علمی اور ادبی، روحانی کاوشوں کو سراہا۔

میرے انجمن کے استاد بھائی اور دیگر شعرائے کرام جنہوں نے میری ہمیشہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان میں محترم نور محمد ہمدم، محترم شرافت عباس، محترم نسیم احمد نسیم، محترم زاہد آفاق، محترم اختر حسین اختر، محترم عبیداللہ لودھی، محترم صدف چنگیزی، محترم فاروق فیصل (سیکرٹری جنرل انجمن)، محترم محمود احمد محور، محترمہ نجمہ واحد، محترمہ شمشاد نازلی، محترم ذکریا فہیم، محترم نیاز خلجی، آغا محمد علی فرحت کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

میں اپنے ان کرم فرماؤں بہن بھائیوں اور احباب کا بھی دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں جنہوں نے ہمیشہ میرے تخلیقی شعور کو جلا بخشی، ان میں محترم محمد عابد خان، محترم افسر ساجد خان، محترم سلطان ماجد منصوری، محترم فیصل خان، محترم مدثر سعید خان، محترم مدبر خان، محترم محمد

ادریس خان، محترم رئیس احمد خان، محترم لئیق احمد، محترم افتخار احمد، محترم حاجی محمد قمر خان، محترم تنویر خان، محترم یا سر خان، محترم شفیع احمد، محترم سلیم طارق، محترم حاجی شیخ نعیم، محترم ملک امجد، محترم خالد محمود، محترم رفیق بھٹی، محترم راجہ غلام حسین، محترم محمد اشرف، محترم اظہر احمد، محترم محمد ارشاد، محترم لیاقت نظامی، محترم تجمل لطیف، محترم صاجزادہ محمد رمضان کے علاوہ میری ترقی اور کامیابی کے لئے ہمیشہ میری مددگار، ہمدرد، میری شریک حیات، صاجزادگان و دختران، بہنیں اور قبلہ والد گرامی، محترمہ والدہ صاحبہ دعاگو رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر عزیزان و حلقۂ احباب عقیدت مند حضرات دعاگو رہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ جن دوستوں، عقیدت مندوں، بزرگوں، اور معزز شعراء کرام نے اس اہم فرض کی ادائیگی میں میرا بھرپور ساتھ دیا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجروثواب عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی نعمتوں اور اپنی نوازشات سے مالامال فرمائے۔

مجھے امید ہے کہ پڑھنے والوں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنے والے عاشقوں کو میری یہ چھوٹی سی کاوش اور کوشش پسند آئے گی۔ اللہ تعالیٰ میری اس محنت محبت و خلوص کو اپنی بارگاہِ عالی میں مجموعۂ کلام ''محبوبﷺ'' کو قبولیت بخشے اور آخرت میں وسیلۂ نجات ہو۔

آمین ثمہ آمین

میں اس دولت کو ہر دولت پہ اب ترجیح دیتا ہوں
دیا ہے جو خدا نے یہ غمِ عشقِ نبیؐ مجھ کو

طالبِ دعا

صوفی جاوید اقبال معصومی

صدر انجمن و سربراہ شعبۂ عارفین
انجمن دلستانِ بولان (رجسٹرڈ)
بالائی منزل شاہ زیب پلازہ
عبدالستار روڈ، کوئٹہ
فون نمبر 833021

/ سرپرستِ اعلیٰ
خدامِ خواجگانِ معصومیہ
"معصومی ہاؤس"
۳-بی- یحییٰ کالونی صادق شہید پارک
(مالی باغ)
کوئٹہ
فون نمبر 829125

حمدِ باری تعالیٰ

توفیق کی ہے بات تجھے کیا سے کیا لکھوں
چلتا رہے قلم تری حمد و ثناء لکھوں

دونوں جہاں میں تو نے مجھے سرخرو کیا
تیرا کرم لکھوں اسے تیری عطا لکھوں

تحریر کے لئے یہی ایمان چاہئے !
اپنے قلم سے میں تجھے اپنا خدا لکھوں

آنکھوں میں تیرا نور ہو لب پر ہو تیرا نام
اس اہتمام سے تری حمد و ثناء لکھوں

جاویدؔ کو جو تو نے عطا کی ہے زندگی
ہر گام تیرے ساتھ میں عہدِ وفا لکھوں

◆◆◆

حمدیہ قطعہ

سوا تیرے زمانے میں نہیں حاجت روا کوئی
تری رحمت سے وابستہ ہے یہ سارا جہاں یارب

دعا ہے اب یہی جاویدؔ پر اپنا کرم کردے
کہانی ہے غمِ دوراں کی، میری داستاں یارب

نعتیں

☆

اس قدر روشن ہوا عشقِ نبیؐ کا اعتبار
آگیا سرکارؐ سے وابستگی کا اعتبار

مل گئی سرکارؐ کے در سے غلامی کی سند
زندگی میں مل گیا ہے زندگی کا اعتبار

یاد سے آباد ہے ہر غم سے دل آزاد ہے
اب تو رہتا ہی نہیں دل میں کسی کا اعتبار

اس قدر دل میں تصور گنبدِ خضرا کا ہے
مجھ کو اب ہونے لگا ہے حاضری کا اعتبار

اس طرح روشن مدینے کا تصوّر ہو گیا
مل گیا مجھ کو بھی حسنِ آگہی کا اعتبار

وردِ لب ذکرِ نبیؐ رخ ہے مدینے کی طرف
رنگ لاتا ہے عجب وارفتگی کا اعتبار

عشقِ احمدؐ سے مرا جاویدؔ دل سرشار ہے
نعت گوئی سے ملا ہے شاعری کا اعتبار

غیر ممکن ہے طلب جائے طلب گار کے پاس
دونوں عالم کے خزانے تو ہیں سرکارؐ کے پاس

جاتے جاتے یہ مری عمرِ رواں لوٹ آئے
آپؐ کچھ دیر کو آجائیں جو بیمار کے پاس

دین و دنیا کے وہ آقاؐ ہیں خبر رکھتے ہیں
کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکارؐ کے پاس

حشر میں شانِ کرم ان کی کوئی دیکھے تو
کھنچ کے آئیں گے مَلک بھی شہہِ ابرار کے پاس

قابلِ رحم ہے اب میری شکستہ پائی
کوئی پہنچا دے مجھے روضۂ سرکارؐ کے پاس

جلوۂ دید کو بیتاب ہیں دیوانے سب
عمر کر لیں گے بسر کوچۂ دلدار کے پاس

بزمِ میلاد میں گنجائشِ گستاخ نہیں
کام کیا ہے خس و خاشاک کا گلزار کے پاس

عشقِ احمدؐ کا جنوں بڑھنے لگا ہے جاویدؔ
کوئی پہنچا دے مجھے احمدِ مختارؐ کے پاس

بسی ہوئی ہے مرے دل میں اُنؐ کے در کی مہک
اسی مہک کی ہے طالب دل و نظر کی مہک

مری نگاہ کا رخ جانبِ مدینہ ہے!
رواں دواں ہے مری روح میں سفر کی مہک

درود وردِ زباں اس لئے بھی رہتا ہے
ہے لمحہ لمحہ مدینے کے بام و در کی مہک

میں جب سے گنبدِ خضرا کو چھُو کے آیا ہوں
مہک رہی ہے بہت میرے بال و پر کی مہک

وہ دن بھی آئے یہ حسرت ہے اب مری جاویدؔ
کہ ساتھ لاؤں میں اپنے نبیؐ کے در کی مہک

ایک شعر :

جو بیٹھ گیا جا کے وہ واپس نہیں آتا
کچھ ایسا سُرور آتا ہے دربارِ نبیؐ میں

ہمیں جلوا دکھائیں گے محمدؐ
مدینے جب بلائیں گے محمدؐ

صدائیں آئیں گی صلِّ علیٰ کی
مرے گھر میں جب آئیں گے محمدؐ

سرِ محشر یہی امید ہو گی
نقابِ رخ اٹھائیں گے محمدؐ

اسی امّید پر ہم جی رہے ہیں
بلائیں گے بلائیں گے محمدؐ

تسلسل چاہیئے اُنؐ کے کرم سے
طریقت بھی سکھائیں گے محمدؐ

منوّر ہوں گی آنکھیں روشنی سے
تصوّر میں جب آئیں گے محمدؐ

دلِ جاویدؔ سے اٹھیں گی آہیں
مجھے جب یاد آئیں گے محمدؐ

روشن ہیں جس سے دونوں جہاں آپؐ ہی تو ہیں
ظاہر ہیں جس سے کون و مکاں آپؐ ہی تو ہیں

دنیا میں آپؐ رحمتِ پروردگار ہیں !
دونوں جہاں میں خلد نشاں آپؐ ہی تو ہیں

ایسی تجلّیات کہ روشن ہے کائنات
نورِ خدا کا سیلِ رواں آپؐ ہی تو ہیں

اسلام کی روش کا بھرم آپؐ ہی سے ہے
حسنِ کلام، حسنِ بیاں آپؐ ہی تو ہیں

جاویدؔ گر رہا تھا سنبھالا ہے آپؐ نے
گرتے ہوئے کی جان میں جاں آپؐ ہی تو ہیں

ایک شعر :

مدینہ دور ہے اور راہ میں رہزن بہت سے ہیں
دکھا دو معجزہ اپنا دکھا دو یا رسولؐ اللہ

جب مہکتے ہیں نظر میں گنبدِ خضرا کے پھول
ماند پڑ جاتے ہیں میرے سامنے دنیا کے پھول

میرا مدفن گر مدینے کی زمیں پر بن گیا
باغِ جنّت سے چڑھائیں گے مَلک لالا کے پھول

منزلِ معراج پر قدرت کی مرضی تھی یہی
ہوں نچھاور آپؐ پر قوسین اور ادنیٰ کے پھول

کیوں نہ رکھ لوں اپنی آنکھوں میں انہیں چن چن کے میں
دیکھتا ہوں ہر جگہ باغِ شہہِ بطحا کے پھول

دامنِ رحمت کا جیسے ان کو سایہ مل گیا
جھومتے ہیں شاخِ گل پر اس طرح اترا کے پھول

کوئے طیبہ میں پہنچ جاؤں اگر جاویدؔ میں
عمر بھر دیکھا کروں میں گلشنِ آقاؐ کے پھول

ایک شعر:

جب سے آیا ہے سلیقہ نعت گوئی کا مجھے
بات کرتا ہوں تو لب سے پھول برساتا ہوں میں

مسافر ہوں مدینے کا مدینہ میری منزل ہے
وہیں کا ہو کے رہ جاؤں یہ میرا جذبِ کامل ہے

ہے طوفاں جوش پر، کشتی شکستہ، دور ساحل ہے
مدد فرمائیے آقاؐ کہ جینا سخت مشکل ہے

مرادیں سب کو ملتی ہیں درِ شاہِ مدینہ سے
بشر ہو یا مَلک ہر ایک ان کے در کا سائل ہے

انہیں کو یاد کرنا اور انہیں کی یاد میں جینا
یہی تو اپنی ساری زندگی کا صرف حاصل ہے

تصور میں دیارِ پاک کے، کرتا ہوں نظّارے
مرے حسنِ تخیّل کو اب ایسا رنگ حاصل ہے

وہ دل ویران ہے جس دل میں یاد انؐ کی نہیں ہوتی
جو انؐ کی یاد سے معمور رہتا ہے وہی دل ہے

اسی امّید پر جاویدؔ صبح و شام جیتا ہوں
سند مل جائے گی بخشش کی فضلِ حق جو شامل ہے

اتنا تو کرم کیجئے سلطانِ مدینہ
اک بار دکھا دیجے گلستانِ مدینہ

کیا شان ہے سرکارؐ کی کیا شانِ مدینہ
کھنچتے چلے آتے ہیں ثناء خوانِ مدینہ

جیسے مرے سرکارؐ کے ہونے سے ہوئی ہے
ایسی کبھی دیکھی نہ سنی شانِ مدینہ

آفات کا اس سمت گزر ہو نہیں سکتا
سرکارِ دو عالم ہیں نگہبانِ مدینہ

سرکارؐ کی یادوں کا تسلسل ہے فزوں تر
روشن نظر آتا ہے اب امکانِ مدینہ

جاویدؔ تمنا ہے یہی اب مرے دل میں
آجائے مرے ہاتھ میں دامانِ مدینہ

ایک شعر :

ذکر کی محفل میں ہم نے آج یہ طے کر لیا
دم میں جب تک دم ہے یہ محفل سجاتے جائیں گے

اڑا لے چل صبا تو ہی سوئے کوئے نبیؐ مجھ کو
غمِ ہجرِ نبیؐ میں اب دکھا دے یہ خوشی مجھ کو

مری اوقات سے بڑھ کر مجھے اتنا نوازا ہے
کسی شے کی نہیں محسوس ہوتی ہے کمی مجھ کو

نکل آیا ہوں اپنے گھر سے میں طیبہ کی را ہوں میں
یہاں سے دیکھنا ہے جانبِ کوئے نبیؐ مجھ کو

میں اس دولت کو ہر دولت پہ اب ترجیح دیتا ہوں
دیا ہے جو خدا نے یہ غمِ عشقِ نبیؐ مجھ کو

کسی کروٹ قرار آتا نہیں ہے اپنے بستر پر
فراقِ مصطفےٰؐ میں ہے کچھ ایسی بے کلی مجھ کو

اسی امّید پر جاویدؔ زندہ ہوں زمانے میں
درِ سرکارؐ سے مل جائے گا اذنِ حاضری مجھ کو

ایک شعر :

دلِ بیتاب میں ہے یہ تمنّا ایک مدّت سے
بجھا دو تشنگی میری بجھا دو یارسول اللہؐ

یہی ہے آخرت کا ایک ساماں یا رسولؐ اللہ
ازل سے آپؐ کا میں ہوں ثناء خواں یا رسولؐ اللہ

مجھے یہ خوف کرتا ہے پریشاں یا رسولؐ اللہ
بہت ہے میرے سر پر بارِ عصیاں یا رسولؐ اللہ

سلامت ساحلِ امّید تک للّٰلہ پہنچا دو
ڈراتی ہے مجھے ہر موجِ طوفاں یا رسولؐ اللہ

مدینے جاؤں اور روضے کی جالی چوم کر آؤں
مچلتا ہے مرے دل میں یہ ارماں یا رسولؐ اللہ

بہت بیتاب رہتا ہوں کہیں پر دل نہیں لگتا
دکھا دو اب مجھے طیبہ کی گلیاں یا رسولؐ اللہ

یقیں یہ ہے اگر اک بار میں جاؤں مدینے میں
مری سب مشکلیں ہو جائیں آساں یا رسولؐ اللہ

غم دوراں کی زد میں ہے، کرم جاویدؔ پر کر دو
چھپا لو اب خدارا زیرِ داماں یا رسولؐ اللہ

کب عنایت کی نظر ہو گی مدینے والے
کب تمہیں میری خبر ہو گی مدینے والے

میں برا ہوں کہ بھلا آپؐ کو بھولوں گا نہیں
یاد میں عمر بسر ہو گی مدینے والے

آپؐ جس سمت اٹھائیں گے نگاہِ رحمت
میری دنیا ہی ادھر ہو گی مدینے والے

راہِ طیبہ میں جہاں سر کو جھکانا ہو گا
وہ مری راہ گذر ہو گی مدینے والے

زندگی کیا ہے اگر آپؐ کی چاہت نہ ملے
ایک پل بھی نہ گزر ہو گی مدینے والے

ہر گھڑی آپؐ ہی کا ذکر لبوں پر ہو گا
یوں مری شام و سحر ہو گی مدینے والے

نعت پڑھتا ہوا جاویدؔ چلا جائے گا!
موت جب پیشِ نظر ہو گی مدینے والے

بلا لیجے مجھے سرکارؐ طیبہ کی فضاؤں میں
کہ میں کھو جاؤں پھر اک بار طیبہ کی فضاؤں میں

زمانے کی فضاؤں میں بہت بیزار رہتا ہوں
سکونِ قلب ہے درکار طیبہ کی فضاؤں میں

میں شاعر ہوں مگر یہ آرزو بھی دل میں رہتی ہے
سناؤں نعت کے اشعار طیبہ کی فضاؤں میں

میں اپنے گھر سے جب نکلوں بفیضِ مدحتِ آقاؐ
نظر میں ہوں در و دیوار طیبہ کی فضاؤں میں

مجھے بھی حضرتِ حسّانؓ جیسی فکر مل جائے
چمک جائیں مرے افکار طیبہ کی فضاؤں میں

یہی ہے آخرت کا راستہ جاویدؔ دنیا میں
کہ بن جائے مرا گھر بار طیبہ کی فضاؤں میں

فروغِ نور کی پُرنور دنیا ہے مدینے میں
خدا کے فضل و رحمت کا خزانہ ہے مدینے میں

بتاؤں کیا کسی کو میں کہ کیا کیا ہے مدینے میں
مرے سرکارؐ کا ہر سمت جلوا ہے مدینے میں

ہر اک بیمارِ غم آرام پاتا ہے وہاں جا کر
عجب دارالشفاء حق نے بنایا ہے مدینے میں

زمانہ طنز کرتا ہے کرے میری فقیری پہ
مجھے کیا فکر ہو جب میرا مولا ہے مدینے میں

میں اپنے راستے کی ساری دیواریں گرا دوں گا
بہر صورت مجھے جاویدؔ جانا ہے مدینے میں

ایک شعر :

اب یہ حسرت ہے مری عمر کٹے یوں جاویدؔ
یادِ سرکارِؐ دو عالم کی ہو تنہائی ہو

وہ شہرِ علم رشد و ہدایت کی روشنی
ملتی ہے ان کے دم سے شفاعت کی روشنی

وہ محترم نبیؐ ہیں خدا کے رسولؐ ہیں
سردارِ انبیاءؑ ہیں رسالتؐ کی روشنی

سبطِ رسولِؐ پاک نے ظاہر یہ کر دیا
آغوش ہے نبیؐ کی شہادت کی روشنی

نورِ خدائے پاک نظر میں ہے جلوہ گر
پھیلی ہوئی ہے دل میں عقیدت کی روشنی

عشقِ نبیؐ ہو دل میں زباں پر خدا کا ذکر
مل جائے یوں بھی چشمِ عنایت کی روشنی

جاویدؔ انؐ کے ذکر میں ذکرِ خدا بھی ہے
ذکرِ رسولؐ میں ہے عبادت کی روشنی

تمام عمر رہے گی یہ جستجوئے رسولؐ
بسی ہوئی ہے مرے دل میں آرزوئے رسولؐ

میں کس مقام پہ ہوں اب زمانہ دیکھے تو
بنا دیا مجھے قسمت نے خاکِ کوئے رسولؐ

کوئی نہیں ہے کسی کے جو کام آئے آج
لگی ہیں حشر میں سب کی نگاہیں سوئے رسولؐ

ہزار کوئی گھٹائے تو گھٹ نہیں سکتی
مرے خدا نے بڑھائی ہے آبروئے رسولؐ

کھلی ہے آنکھ تصوّر ہے شاہِؐ بطحا کا
حریمِ کعبہ سے میں دیکھتا ہوں کوئے رسولؐ

خدا کرے یہی عالم رہے تصوّر کا
جدھر بھی دیکھوں نظر آئے مجھ کو روئے رسولؐ

اس آرزو میں بسر کر رہا ہوں میں جاویدؔ
وہ دن بھی آئے کہ دیکھوں میں خاکِ کوئے رسولؐ

جب سارے زمانے کی قدرت نے بِنا ڈالی
اک نورِ محمدؐ سے دنیا یہ سجا ڈالی

رحمت کی نظر جس پر بس ایک ذرا ڈالی
سرکارِؐ مدینہ نے شان اس کی بڑھا ڈالی

اب ہوش نہیں مجھ کو دنیا کی کسی شے کا
مجھ کو مرے ساقی نے مے ایسی پلا ڈالی

سرکارِ مدینہ تک جس کی بھی رسائی ہے
بگڑی ہوئی سب اس کی دم بھر میں بنا ڈالی

بھولے نہ کبھی اپنی امّت کو مرے آقاؐ
افسوس کہ امّت نے یاد اُنؐ کی بھلا ڈالی

جاویدؔ بتاؤں کیا یہ ہجرِ نبیؐ کیا ہے
رُو رُو کے ان آنکھوں نے اک نہر بنا ڈالی

ایک شعر :

بے کسوں کا ہیں سہارا بے نواؤں کی نوا
رحمتیں ہی رحمتیں ہیں کیا مثالی نور ہے

امام الانبیاءؐ کی پیروی سے
تعلق ہے مرا میرے نبیؐ سے

یہ آقاؐ کی عنایت ہے کہ مجھ کو
شناسا کر دیا ہے بندگی سے

مقدّر کا سکندر بن گیا ہوں
درِ خیرالوریٰؐ کی روشنی سے

میں اپنی نعت گوئی کی بدولت
گزرتا ہوں مدینے کی گلی سے

مدینہ جب مرے پیشِ نظر ہو
منوّر ہو درِ دل حاضری سے

بدل جاتی ہیں تقدیریں سبھی کی
درِ خیرالبشرؐ پر حاضری سے

ہزاروں نعمتیں آئیں میسّر
محمدؐ مصطفیٰؐ کی رہبری سے

زباں پر نعت ہے جاویدؔ جاری
ملا ہے فیض یہ وابستگی سے

لب صلِّ علیٰ کا ورد کریں دل میرا مدینہ ہو جائے
ہر سانس میں انؐ کی یاد رہے کچھ ایسا قرینہ ہو جائے

پھرتا ہوں تمہاری یادوں میں ارمان یہی ہے اب میرا
ہو چشمِ کرم یا شاہِؐ امم دل میرا مدینہ ہو جائے

میں تو ہوں تمہارا شیدائی میرا تو یہی ایمان ہے بس
اپنا جو بنا لو تم آقاؐ پتھر بھی نگینہ ہو جائے

جس پر ہو تمہاری چشمِ کرم طوفان ہو اس کے سامنے خم
ہر موج ہو اس کے زیرِ قدم اور پار سفینہ ہو جائے

غمگین بہت بیکس بھی، بہت جاویدؔ دعا یہ کرتا ہے
اک چشمِ عنایت اس جانب سرکارؐ مدینہ ہو جائے

ایک شعر :

سوالی ہوں تمہارے در کا، کوئی در نہیں اپنا
بنا دو تم مری دنیا بنا دو یا رسولؐ اللہ

مرادیں سب کو ملتی ہیں انہیں کے آستانے سے
کوئی جاتا نہیں مایوس آقاؐ کے گھرانے سے

جدھر ان کے قدم پہنچے منوّر ہو گئیں گلیاں
ہری ہونے لگی ہر شاخ اُنؐ کے مسکرانے سے

ملے گا عاشقانِ مصطفیؐ کو سایۂ رحمت
نبیؐ کے گیسوؤں کے ابر، رحمت بن کے چھانے سے

نبیؐ کیا ہے بشر کیا ہے صنم کیا ہے خدا کیا ہے
حقیقت کھل گئی سب آپؐ کے تشریف لانے سے

درِ آقاؐ پہ وہ جاویدؔ طالب بن کے آجائے
کسی کو ہے اگر مطلوب کچھ حق کے خزانے سے

ایک شعر :

عرش پر بھی شور ہے صلّی علیٰ صلّی علیٰ
ہر طرف ذکرِ نبیؐ ہے کیا جمالی نور ہے

★

وہی سبز گنبد قریب آرہا ہے
نظارہ عجیب و غریب آرہا ہے

تھیں بیتاب برسوں سے جس کی نگاہیں
وہ منظر نظر سے قریب آ رہا ہے

درود اُنؐ پہ کثرت سے پڑھتے رہیں سب
یہ اعلان کرتا نقیب آ رہا ہے

چلیں با ادب زائرانِ حرم اب
وہ دیکھو دیارِ حبیبؐ آ رہا ہے

مدینے میں زائر پہنچنے کو ہیں اب
چمکنے پہ ان کا نصیب آ رہا ہے

برستا ہے جاویدؔ وہ ابرِ رحمت
درِ شاہِؐ بطحا قریب آ رہا ہے

ایک شعر :

جذبوں کا یہ عالم کہ رواں ہیں سوئے بطحا
ویسے بھی ہمارے لئے نعمت ہے مدینہ

سرکارِ رسالت کی ضیاء دیکھ رہا ہوں
پُرکیف مدینے کی فضا دیکھ رہا ہوں

روشن ہے جبیں آئینۂ دل کی طرح اب
سجدے میں مدینے کی ضیاء دیکھ رہا ہوں

ہر گام پہ ہے شاہِ مدینہ کا سہارا
ہر موڑ پہ میں جودوسخا دیکھ رہا ہوں

کیا شانِ غلامانِ نبیؐ ہے کہ سروں پر
چھائی ہوئی رحمت کی گھٹا دیکھ رہا ہوں

منظر تو مدینے کے نگاہوں میں بہت ہیں
یہ کہہ نہیں سکتا ہوں کہ کیا دیکھ رہا ہوں

رخ جانبِ طیبہ جو کیا ذوقِ سفر نے
ہر گام پہ میں ردِّ بلا دیکھ رہا ہوں

اک حسنِ تجلّی کا سراپا ہے نظر میں
یہ نور ہے یا شانِ خدا دیکھ رہا ہوں

کب دیکھئے جاویدؔ کو طیبہ وہ بلائیں
اب تک تو فقط دستِ دعا دیکھ رہا ہوں

⭐

تمنّا ہے مدینے کے سفر کی
تڑپ دل میں ہے اب آقاؐ کے در کی

معطّر ہے فضا ذکرِ نبیؐ سے
منوّر ہیں فضائیں میرے گھر کی

ہنر مندی انہی کے فیض سے ہے
نہ کیوں ہو جستجو علم و ہنر کی

قرار آتا نہیں اب میرے دل کو
تڑپ بڑھنے لگی ہے اُنؐ کے در کی

زمانہ جھک گیا ہے اس کے آگے
مرے سرکارؐ نے جس پر نظر کی

سناؤں میں وہاں پر نعتؐ اپنی
نظر میں ہو گلی آقاؐ کے در کی

مدینے جا کے جب جاویدؔ آؤں
سناؤں داستاں سب کو سفر کی

ہر سانس میں بسی ہے محبت رسولؐ کی
دیوانہ کر گئی مجھے چاہت رسولؐ کی

وہ آ رہے ہیں میرے تصور میں روز و شب
گھر بیٹھے ہو رہی ہے زیارت رسولؐ کی

دنیا و آخرت میں وہی سرخرو ہوا
جس پر بھی ہو گئی ہے عنایت رسولؐ کی

عرشِ بریں پہ قربِ الٰہی ہوا نصیب
ہے کتنی بے مثال یہ عظمت رسولؐ کی

گمراہیوں کے دور میں زندہ ہوں اس طرح
محسوس کر رہا ہوں ضرورت رسولؐ کی

سازش کسی فریق کی ہوگی نہ کامیاب
وابستہ ہے رسولؐ سے امّت رسولؐ کی

جاویدؔ ان کے نور سے روشن ہے کائنات
قدرت کے آئینے میں ہے صورت رسولؐ کی

کملی والے کے در پہ جاؤں گا
لوٹ کر پھر کبھی نہ آؤں گا

چوم کر میں سنہری جالی کو
نعت ان کی انہیں سناؤں گا

رحمتیں ساتھ ساتھ آئیں گی
جب مدینے کی سمت جاؤں گا

بیٹھ جائے گی گردشِ دوراں
میں جو آگے قدم بڑھاؤں گا

مجھ کو سرکارؐ جب بلائیں گے
اپنے دل کی مراد پاؤں گا

ان کے در سے سند غلامی کی
واپس آیا تو ساتھ لاؤں گا

نقشِ پا مل گئے جہاں جاویدؔ
میں وہیں اپنا سر جھکاؤں گا

یا حبیبِ کبریا یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ
پڑھ لیا صلِّ علیٰ یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

اس طرح پڑھتا ہوا جاؤں دیارِ پاک میں
ہر طرف گونجے صدا یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

یا الٰہی کب مدینے میں گزر ہوگا مرا
ہے یہی اک مدعا یا مصطفےٰ صلِّ علیٰ

یاد ان کی لمحہ لمحہ اس طرح آتی رہی
دل مرا پڑھتا رہا یا مصطفٰے صلِّ علیٰ

شوق اتنا بڑھ گیا ہے میرا طیبہ کے لئے
مل گیا ہے راستہ یا مصطفٰے صلِّ علیٰ

آپؐ جیسا تو نہیں جاویدؔ کا کوئی یہاں
آسرا ہے آپؐ کا یا مصطفٰے صلِّ علیٰ

ایک شعر :

تصور میں درِ سرکار آیا
منوّر دل ہے حُسنِ آگہی سے

خدا کی شان ہے کیا شان ہے مدینے میں
بہارِ خلد کا امکان ہے مدینے میں

محبت ان کی مری روح میں سمائی ہے
مرا خیال مری جان ہے مدینے میں

جو خالی ہاتھ گیا اس کی جھولیاں بھر دیں
رسولِ پاکؐ کا فیضان ہے مدینے میں

جو مشکلوں سے گزرتی ہے اس زمانے میں
وہ زندگی بہت آسان ہے مدینے میں

اسی لئے تو میں جاویدؔ دیکھتا ہوں ادھر
حضورؐ پاک کا عرفان ہے مدینے میں

ایک شعر :

مری قسمت بھی ہوگی اے خدا ایسی کسی دن تو
ترے محبوبؐ کی گلیوں میں جب میرا گذر ہوگا

آئی جب طیبہ سے ان کے نقشِ پا کی روشنی
دل کے ہر گوشے میں اتری مصطفیٰ کی روشنی

ماہ و انجم کہکشاں روشن ہیں اُنؐ کے نور سے
فرش سے تا عرش ہے اُس حق نما کی روشنی

یا الٰہی جانتا ہوں بزمِ ذکر و فکر میں!
حشر تک آئے چراغِ مصطفیٰ کی روشنی

یا الٰہی اب یہ حسرت ہے نظر کے سامنے
عمر بھر آتی رہے خیرالوریٰؐ کی روشنی

خواب میں جاویدؔ یہ عالم ہے روز و شب مرا
دیکھتا ہوں مظہرِ نورِ خدا کی روشنی

ایک شعر :

اک نور کا پیکر بھی ہے طیبہ کی گلی میں
جنّت کی بہاریں بھی ہیں بس کوئے نبیؐ میں

مدینے کی جانب سفر چاہتا ہوں
میں تسکینِ قلب و نظر چاہتا ہوں

نہ شہرت نہ حشمت نہ زر چاہتا ہوں
میں آقاؐ کی بس اک نظر چاہتا ہوں

مدینے کے آقاؐ بلا لیں مجھے بھی
دعاؤں میں اب یہ اثر چاہتا ہوں

مری زندگی کو جو پَل میں بدل دے
وہ اک چشمِ خیرالبشرؐ چاہتا ہوں

وہ جاویدؔ اک دن بلا لیں گے مجھ کو
میں ہوں غمزدہ چشمِ تر چاہتا ہوں

ایک شعر :

وہ بھی کیا دل ہے نہ ہو ان کی محبت جس میں
دل وہی دل ہے جو سرکارؐ کا شیدائی ہو

خزاں شامل نہیں ہوتی مدینے کی بہاروں میں
کہ جنّت کے نظارے ہیں وہاں کے سب نظاروں میں

سرِ محشر مرے سرکارؐ کے تشریف لاتے ہی
خوشی کی لہر پیدا ہو گئی عصیاں کے ماروں میں

صحابہؓ کے شرف کو کون پا سکتا ہے دنیا میں
وہ جان و دل سے تھے میرے نبیؐ کے جاں نثاروں میں

مدد کا وقت ہے اے ناخدائے کشتیٔ عالم
سفینہ غرق ہو جائے نہ موجِ غم کے دھاروں میں

انہی کے نام پر جاویدؔ اپنی جان بھی دیدے
اگر شامل تجھے ہونا ہے اُنؑ کے جاں نثاروں میں

ایک شعر:

اے خدا دہر سے باطل کا اندھیرا چھٹ جائے
نور ہی نور ہو اور انجمن آرائی ہو

نبیؐ رحمتِ دو جہاں بن کے آئے
ہدایت کے نام و نشاں بن کے آئے

ہوئے جلوہ گر عرش سے وہ زمیں پر
وہی رونقِ گلستاں بن کے آئے

رضائے الٰہی تھا دستور انؐ کا
زمانے میں رب کی زباں بن کے آئے

سدا کیوں نہ مہکے چمن اہلِ دل کا
وہ ہر دل کے روحِ رواں بن کے آئے

وہ جاویدؔ ہر دل عزیز اور آقاؐ!
وہ محبوبِؐ ربّ جہاں بن کے آئے

ایک شعر:

اُنؐ کا جلوہ نظر آئے تو مجھے ہوش رہے
میری بینائی میں اتنی تو توانائی ہو

اپنا یہ انداز دنیا کو دکھاتے جائیں گے
ہم نبیؐ کے آستاں پہ سر جھکاتے جائیں گے

کس لئے مایوس ہو سرکارؐ کو آواز دو !
دل کی اجڑی بستیاں خود وہ بساتے جائیں گے

امتِ عاصی پہ اُنؐ کا یہ کرم بھی دیکھنا
حشر میں رحمت کے بادل سر پہ چھاتے جائیں گے

جس طرف سے بھی گزر جائیں گے وہ جانِ جناں
اپنی بوئے مست سے کوچے بساتے جائیں گے

ہم غلامانِ نبیؐ زندہ ہیں جب تک دہر میں
نعت ہم جاویدؔ دنیا کو سناتے جائیں گے

ایک شعر :

مجھے تم اپنا ہی منگتا بنا دو یارسولؐ اللہ
دکھا دو گنبدِ خضرا دکھا دو یارسولؐ اللہ

صبا کوئے طیبہ سے یوں آ رہی ہے
مری آتشِ شوق بھڑکا رہی ہے

مدینے سے اٹھی گھٹا جو کرم کی
وہ بارانِ رحمت ہی برسا رہی ہے

ہے وقتِ مدد ناخدائے دو عالم
جھکولے مری ناؤ اب کھا رہی ہے

غمِ عشق مرنے سے بھی کم نہ ہوگا
اجل مجھ کو بیکار بہلا رہی ہے

پسِ مرگ دیکھو نہ منہ میرا یارو
گنہگار ہوں مجھ کو شرم آ رہی ہے

میں جاویدؔ اب تک نہ پہنچا مدینے
یونہی عمر گزری چلی جا رہی ہے

ایک شعر:

جاویدؔ یہ مجھ پر مرے آقاؐ کا کرم ہے
اب لمحے گذرتے ہیں شب و روز خوشی میں

شام و سحر زبان پر ذکرِ نبیؐ رہا کرے
جاؤں جہاں جہاں بھی میں کام یہی رہا کرے

چشمۂ فیض جاری ہو وجد بھی مجھ پہ طاری ہو
نور بھی ایسا نور ہو دل میں خوشی رہا کرے

دیکھوں مدینہ ہر گھڑی اپنے تصوّرات میں
میری نظر کے سامنے جلوا گری رہا کرے

مانگ رہا ہوں یہ دعا ذکرِ نبیؐ رہے سدا
میری زبانِ شوق پر بات کوئی رہا کرے

عمر تمام ہو مری یادِ نبیؐ میں اس طرح
دل میں نظر میں روح میں عشقِ نبیؐ رہا کرے

ایک شعر :

دل میں ہو یادِ نبیؐ رات کی تنہائی ہو
اور تصوّر میں مدینے کی فضا چھائی ہو

جب تصوّر میں مدینے کا سماں پاتا ہوں میں
اپنی منزل سے بہت آگے نظر آتا ہوں میں

لوٹ کر جب بزمِ آقاؐ سے کبھی آتا ہوں میں
اپنے قدموں میں عروجِ زندگی پاتا ہوں میں

جب تصوّر میں درِ سرکارؐ تک جاتا ہوں میں
منظرِ طیبہ نگاہوں میں بسا لاتا ہوں میں

صَرف کر دیتا ہوں میں اس کو قلم کے ساتھ ساتھ
مدحتِ سرکارؐ سے جو روشنی پاتا ہوں میں

وادیٔ شہرِ مدینہ میں پہنچ جانے کے بعد
واپسی کی راہ کو خاطر میں کب لاتا ہوں میں

زائرِ طیبہ سے میں جاویدؔ ملتا ہوں مگر
خود کو جب محروم پاتا ہوں، تڑپ جاتا ہوں میں

٭

منظر وہ عجب ہو گا وہ کیسی گھڑی ہو گی
جب گنبدِ خضرا سے لو میری لگی ہو گی

بن جائے جو دیوانہ سرکارؐ دو عالم کا
ہر چیز زمانے کی قدموں میں پڑی ہو گی

کچھ بھی نہ ملے گا پھر اُس در سے جدا ہو کر
آقا ہی کی نسبت سے توقیر بڑی ہو گی

دربارِ رسالتؐ ہے آہستہ قدم رکھنا
ہر لمحہ فرشتوں کی بارات کھڑی ہو گی

جاویدؔ مدینے کی یاد آئے گی جب مجھ کو
آنکھوں میں رواں میرے اشکوں کی جھڑی ہو گی

ایک شعر :

اگر ہے تو یہی ہے تم سے میری التجا آقاؐ
پلا دو جام کوثر کا پلا دو یا رسولؐ اللہ

مدینے کی طرف یا رب مرا کس دن گزر ہوگا
وہ پیارا سبز گنبد کب مرے پیشِ نظر ہوگا

ذرا یہ پوچھ آنا حاجیو ! جانِ مسیحا سے
کہ کب بیمارِ غم کا چارۂ دردِ جگر ہوگا

لپٹ کر ان کے قدموں سے مرا سب غم بتا دینا
بڑا احسان یہ مجھ پر ترا اے چشمِ تر ہوگا

خدائے پاک کی رحمت بھی ہوگی بس اسی جانب
اشارہ آپؐ کا اے رحمتِؐ عالم جدھر ہوگا

مری بھی حسرتِ دیدارِ طیبہ ہو گی کب پوری
مرے نالوں میں اس درجہ الٰہی کب اثر ہوگا

وہ عالم دیکھنا جاویدؔ تم بھی اپنی آنکھوں سے
کرم سرکارؐ کا میرے جو حالِ زار پر ہوگا

مجھے اب سنبھالو مدینے کے والی
مدینے بلا لو مدینے کے والی

تمہارا ہوں آقاؐ تمہارا رہوں گا
مجھے آزمالو مدینے کے والی

غلام اپنے در پر بٹھائے ہیں تم نے
مجھے بھی بٹھا لو مدینے کے والی

خدا کی نظر سے وہ کیسے گرے گا
جسے تم سنبھالو مدینے کے والی

تمہارا یہ جاویدؔ بیکل بہت ہے
اسے اب بلالو مدینے کے والی

ایک شعر:

میں نعتِ نبیؐ بس لکھے جا رہا ہوں
کہ جنّت میں گھر اپنا بنوا رہا ہوں

منوّر ہوتی جاتی ہیں نگاہیں ان کی مدحت سے
ملی ہے روشنی مجھ کو مرے آقاؐ کی نسبت سے

زباں اب لحہ لحہ ان کے نغمے گنگناتی ہے
کمال ایسا ہوا حاصل مجھے آقاؐ کی نسبت سے

وہ آئے تو خدا سے آشنائی بھی ہوئی حاصل
وگرنہ ہم نہ تھے واقف کسی رمزِ عبادت سے

زمانہ تو بہت آگے رہا مجھ کو گرانے میں
بفیضِ مدحتِ آقاؐ کھڑا ہوں اُنؐ کی نسبت سے

تصوّر میں مرے جب آگیا منظر مدینے کا
مزا آنے لگا مجھ کو شہِ بطحاؐ کی قربت سے

فرازِ آسماں کچھ بھی نہیں جاویدؔ نظروں میں
بلندی پا گیا ہوں میں نقوشِ پا کی رفعت سے

خدا کا نور کہتے ہیں خدا کی شان کہتے ہیں
نبیؐ محترم کو حاصلِ ایمان کہتے ہیں

شہنشاہِ مکان و لامکاں وہ ہم غلام ان کے
درود اُن پر سلام اُن پر ہزاروں بار کہتے ہیں

مرے سرکارؐ کا ثانی نہیں ہے کوئی دنیا میں
جو ان کے امتی ہیں وہ علی الاعلان کہتے ہیں

وہاں کیا لطف آتا ہے وہاں کیا کیف ملتا ہے
مدینہ کیا ہے فردوسِ بریں کی جان کہتے ہیں

نبیؐ محترم کے رتبۂ عالی کا کیا کہنا
انہیں برہان کہتے ہیں انہیں قرآن کہتے ہیں

اگر جاویدؔ دل میں ہو لگن دشواریاں کیسی
رہِ طیبہ میں ہر مشکل کو ہم آسان کہتے ہیں

ایک شعر :

وہ تشنۂ دل غم سے میلا نہ کبھی ہوگا
جس دل پہ نظر انؐ کی اک بار پڑی ہوگی

رسولِؐ پاک کی مدحت نظر آتی ہے قرآں میں
تلاوت کی لگن ہے اس لئے بھی اہلِ ایماں میں

وہ آئے دہر میں شمس الضحیٰ بدرالدجیٰ بن کر
انہی کی روشنی خورشید میں ہے ماہِ تاباں میں

انہی کے در سے سب کو بھیک ملتی ہے محبت کی
کمی اس واسطے ممکن نہیں ہے میرے داماں میں

ہمیں بھی سایۂ دامانِ رحمت میں چھپا لینا
ہو تیزی دھوپ کی جب یا نبیؐ محشر کے میداں میں

محبت آپؐ کی ہر ایک مومن کیلئے بے شک
نہایت ہی ضروری شرط ہے تکمیلِ ایماں میں

حبیبِؐ کبریا وقتِ مدد ہے آیئے جلدی
کہ اٹھنے کی نہیں ہے تاب اب بیمارِ ہجراں میں

تمنّا حاضری کی دل میں ہے جاویدؔ مدت سے
تڑپتا رہتا ہوں دن رات میں امّید و ارماں میں

☆

امّید یہی ہے مدّت سے ہم شہرِ مدینہ دیکھیں گے
دیکھا جو نہیں ہے آنکھوں نے اک دن وہ نظارا دیکھیں گے

سب لوگ مدینے جاتے ہیں اور واپس بھی آ جاتے ہیں
جائیں گے کسی دن ہم بھی وہاں قدرت کا کرشمہ دیکھیں گے

طیبہ کے تصور میں ہم کو گر نورِ بصیرت مل جائے
ہم اپنی نگاہوں سے اک دن سرکارؐ کا جلوا دیکھیں گے

ہر چار طرف سے محشر میں آئیں گی صدائیں صلِّ علیٰ
موجود وہاں پر سارے نبیؑ یہ آپؐ کا رتبہ دیکھیں گے

جانے کی تمنّا ہے دل میں سرکارؐ بلا ہی لیں گے ہمیں
جاویدؔ کسی دن ہم بھی تو وہ گلشنِ طیبہ دیکھیں گے

ایک شعر :

در پہ جاویدؔ یہ ہر بار صدا دیتا ہے
میری قسمت بھی ہو ضو بار مدینے والے

٭

قدرت کے یوں کرشمے دکھائے حضورؐ نے
ظلمات میں چراغ جلائے حضورؐ نے

سیرت کے معجزے جو دکھائے حضورؐ نے
دشت و جبل میں پھول کھلائے حضورؐ نے

انسانیت فروغ کی صورت میں آگئی
آداب زندگی کے سکھائے حضورؐ نے

دنیا کو شہرِ علم نے تابندہ کر دیا!
باطل کے سب نقوش مٹائے حضورؐ نے

ایمان ہے ہمارا وہ صدقہ انہی کا ہے
ہم کو دیا ہے جو بھی خدائے حضورؐ نے

جاوید ان کی روشنی ہوگی کبھی نہ کم
سینے میں جو چراغ جلائے حضورؐ نے

ایک شعر:

بس ایک بار تصور میں اُنؐ کو دیکھا تھا
بسی ہوئی ہے نظر میں ضیائے حُسنِ رسولؐ

★

وہ دن بھی آئے گا جب میں مدینے جاؤں گا
عقیدتوں کے سبھی پھول چن کے لاؤں گا

میں زندگی کے اندھیروں کو چھو کر آیا ہوں
نبیؐ کے در سے اجالے سمیٹ لاؤں گا

جہاں بشر کو فروغِ حیات ملتا ہے
سرِ نیاز اسی در پر میں جھکاؤں گا

عجیب ہوگا وہ منظر مری نظر کے لئے
سنہری جالیاں آنکھوں سے جب لگاؤں گا

وہ غم گسار غریبوں کے ہیں فقیروں کے
انہی کے سامنے دستِ طلب بڑھاؤں گا

درِ حضورؐ پہ جانے کی ہے لگن جاویدؔ
کسی طرح بھی سہی میں پہنچ ہی جاؤں گا

سامنے آجائے گی یوں اک نئی صورت کی فکر
حشر میں آقاؐ کو ہوگی بخششِ امّت کی فکر

ہم گنہگاروں کو ہوگا آسرا سرکارؐ کا
کام آئے گی نہ محشر میں کسی دولت کی فکر

کوئی بھی ہو سب کو ہوگی عرصہ گاہِ حشر میں
شافعِؐ روزِ جزا اور صاحبِ رحمت کی فکر

ہم فقیروں کے لئے طیبہ کی وادی ہے بہت
ہو مبارک تجھ کو زاہد گلشنِ جنّت کی فکر

بارگاہِ حق تعالیٰ تک پہنچنا ہے اگر
آخرت کی فکر میں لازم ہے ہر صورت کی فکر

ایک شعر :۔

رہوں مصروف ذکر و فکرِ آقا میں سدا میں بھی
ملے فرصت مجھے بھی زندگی میں خوفِ محشر سے

جو ذکرِ رسالت سے محفل کو جماتے ہیں
سرکارؐ بھی گھر ان کا جلووں سے سجاتے ہیں

یوں رتبہ غلاموں کا سرکارؐ بڑھاتے ہیں
اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملاتے ہیں

رحمت کے خزانوں کے مالک ہیں مرے آقاؐ
جو امتِ عاصی کو سینے سے لگاتے ہیں

میخانۂ الفت کے ساغر ہیں مدینے میں
سرکارؐ مدینے میں بھر بھر کے پلاتے ہیں

ہو چشمِ کرم ایسی مٹ جائیں غمِ دوراں
رو رو کے یہ حال اپنا ہم اُن کو سناتے ہیں

ارمان مچلتے ہیں جاویدؔ مرے دل میں
دیکھو مرے آقاؐ کب طیبہ میں بلاتے ہیں

مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں
نبیؐ کی رہ گذر ہے اور میں ہوں

تصور گنبدِ خضرا کا ہر دم
مرا حسنِ نظر ہے اور میں ہوں

ملے گا کب مجھے اذنِ حضوری
خیالوں میں وہ در ہے اور میں ہوں

مری ہر شام اب طیبہ میں ہوگی
اک امیدِ سحر ہے اور میں ہوں

تخیّل کے سہارے جی رہا ہوں
رخِ خیرالبشرؐ ہے اور میں ہوں

غمِ دنیا سے بچتا جا رہا ہوں
عنایت کا اثر ہے اور میں ہوں

مدینے کا بہت ارماں ہے جاویدؔ
یہ عمرِ مختصر ہے اور میں ہوں

کملی والے کا اگر مجھ کو سہارا مل جائے
خوش نصیبی کا مدینے سے اشارہ مل جائے

یوں برے وقت میں سرکارؐ مدد کرتے ہیں
ڈوبنے والے کو جیسے کہ کنارا مل جائے

اس کو دنیا کے مناظر نہیں اچھے لگتے
جن نگاہوں کو مدینے کا نظارا مل جائے

اس کو دنیا میں بھلا کون گرا سکتا ہے
جس کو سرکارِؐ دو عالم کا سہارا مل جائے

اڑ کے جاویدؔ پہنچ جاؤں گھڑی بھر میں وہاں
کوئے طیبہ سے اگر کوئی اشارہ مل جائے

ایک شعر :

درِ مصطفےٰؐ سے ملے فیض مجھ کو
میں ایسی کوئی اک خبر چاہتا ہوں

جسے اللہ کے محبوبؐ نے اپنا بنایا ہے
اسی کے دل میں عشقِ مصطفیٰؐ رب نے بسایا ہے

قدم جب بھی کسی منزل پہ میرے ڈگمگائے ہیں
کرم سرکارؐ کا مجھ کو سہارا دینے آیا ہے

قدم طیبہ کی جانب اٹھ رہے ہیں جارہا ہوں میں
یہ دل کہتا ہے سرکارِ مدینہ نے بلایا ہے

زمانہ ہم فقیروں کا بھلا اب کیا بگاڑے گا
حبیبِ کبریاؐ کا جب ہمارے سر پہ سایہ ہے

نبیؐ کے ذکر میں مصروف رہتا ہے وہی جاویدؔ
جسے بھی کملیؐ والے نے فقط اپنا بنایا ہے

ایک شعر :

بھنور کا سامنا ہے اور طوفانوں کی یورش ہے
مری کشتی کنارے سے لگا دو یا رسولؐ اللہ

☆

ان کا شیدا ہوں یہ اعزاز مجھے پانے دو
میرے دل میں مرے سرکارؐ کو آجانے دو

جا رہا ہوں میں وہاں ہم سفرو جانے دو
روکتے کیوں ہو مدینے کی ہوا کھانے دو

بارشِ لطف و کرم ہے تو تمہیں کیا یارو!
کچھ تو یہ شاخِ تمنّا مری پھل جانے دو

حوصلہ چاہئے طیبہ کی مسافت کے لئے
جو بلا ٹلتی ہے سر سے اسے ٹل جانے دو

قبر میں نور کا ہالہ ہی نظر آئے گا
ماہِ طیبہ کو ذرا جلوہ تو فرمانے دو

ان کی دہلیز پہ لے آیا مقدّر جاویدؔ
حسرتیں دل کی مرے، آج نکل جانے دو

اگر مجھ پر کرم کی اک نظر سرکارؐ ہو جائے
تلاطم بیٹھ جائیں میرا بیڑا پار ہوجائے

مرے آقاؐ مرے مولا تمنّا ہے یہی اپنی
بلا لیجے مدینے میں وہیں گھر بار ہو جائے

بڑی مدّت سے بیٹھا ہوں یہی حسرت لئے دل میں
رسولِ پاکؐ کے روضے کا اب دیدار ہو جائے

نظر میں گنبدِ خضرا ہو دل میں یاد آقاؐ کی
اسی کا منتظر ہوں حاضری سرکارؐ ہو جائے

دعا جاویدؔ یہ ہے جب اجل ہو سامنے میرے
مجھے اس وقت دیدارِ شہِؐ ابرار ہو جائے

ایک شعر :۔

دیا اذنِ سفر جس کو حبیبِؐ ربِّ اکبر نے
بہ ہر عنواں بہ ہر صورت وہی پہنچا مدینے میں

راحت کا نشاں کعبۂ الفت ہے مدینہ
دنیا کے لئے باعثِ رحمت ہے مدینہ

آنے کی تمنّا نہیں ہوتی ہے وہاں سے
عاشق کے لئے منزلِ رحمت ہے مدینہ

زر دار و ہوس کار کا کیا کام یہاں پر
ہم جیسے فقیروں ہی کی دولت ہے مدینہ

بگڑی ہوئی تقدیر تو بنتی ہے وہیں پر
ہم درد کے ماروں کی ضرورت ہے مدینہ

جاویدؔ جہاں جاؤں یہ نعرہ ہو لبوں پر
ارمانِ مدینہ مری حسرت ہے مدینہ

ایک شعر :

تمنّا ہے یہی جاویدؔ کی تم سے مرے آقاؐ
دکھا دو نور کا جلوہ دکھا دو یا رسولؐ اللہ

زندگی بھر یہی آسرا چاہیے
دامنِ مصطفیؐ کی ہوا چاہیے

اس زمانے سے کچھ بھی نہیں مانگتے
ہم غلاموں کو اُنؐ کی عطا چاہیے

بیکسوں پر عنایت ہے سرکارؐ کی
بے سہاروں کو پھر اور کیا چاہیے

میں گدائے درِ مصطفیٰؐ بن گیا
اور کیا چاہیئے اور کیا چاہیئے

یا نبیؐ یا نبیؐ رحمتِ دو جہاں
لب پہ جاویدؔ کے یہ صدا چاہیئے

ایک شعر :

پھول جھڑتے ہیں سدا ان کی زباں سے جاویدؔ
نام سرکارؐ کا جو وردِ زباں رکھتے ہیں

آرزو جب بہت ستاتی ہے
کملیؐ والے کی یاد آتی ہے

دونوں عالم کے تاجدار ہیں وہ
روشنی انؐ کی دل میں آتی ہے

کوئے طیبہ کی آرزو ہے بہت
یاد ہر روز انؐ کی آتی ہے

دل مدینے میں اور میں گھر میں
روح یوں بھی سکون پاتی ہے

وہ ہوا چاہئے مجھے جاویدؔ
جو درِ مصطفیٰؐ سے آتی ہے

ایک شعر:

پائے نہ سکوں کیسے دل میرا، نظر میری
ہے عشقِ نبیؐ دل میں، طیبہ ہے نگاہوں میں

خوابوں میں مرے گنبدِ خضرا نظر آیا
یہ رنگِ تصوّر مجھے گہرا نظر آیا

ہنستا نظر آیا کوئی روتا نظر آیا
جب سیّدِ کونینؐ کا روضہ نظر آیا

ملتی ہے محمدؐ کے وسیلے ہی سے منزل
ہم چل دیئے طیبہ کا جو رستا نظر آیا

خود دوڑ کے میں اس سے بغل گیر ہوا ہوں
سرکارِ دو عالم کا جو شیدا نظر آیا

جاویدؔ تصوّر میں نظر جب بھی اٹھائی
محبوبِ خدا کا مجھے جلوا نظر آیا

ایک شعر :

اجالے کیوں نہ اتر آئیں میری آنکھوں میں
جمالِ گنبدِ خضرا مری نگاہ میں ہے

مرا مدّعا ہے دیارِ مدینہ
مری جستجو رہ گذارِ مدینہ

غموں کی دوا ہے دیارِ مدینہ
شفا ہی شفا ہے نگارِ مدینہ

وہاں تیری رحمت برستی ہے یا رب
دکھا دے مجھے بھی بہارِ مدینہ

مرے دل میں ہے جلوہ گر عشقِ احمدؐ
نگاہوں میں ہیں تاجدارِ مدینہ

مدینے کی پھر یاد تڑپا رہی ہے
نظر میں ہے ہردم بہارِ مدینہ

مدینے میں اس طرح جاؤں میں جاویدؔ
کہ بن جاؤں میں شاہکارِ مدینہ

مرحبا صلِّ علیٰ کیا ہے سراپا نور کا
فرش سے تا عرش ہے جلوا ہی جلوا نور کا

نور کی سرکارؐ میں ہیں نور ہی کی بارشیں
جس طرف دیکھو ادھر گرتا ہے جھالا نور کا

جگمگا اٹھے دو عالم کثرتِ انوار سے
آپؐ کے آنے سے پھیلا ہے اجالا نور کا

آپؐ سدرہ سے چلے جبریلؑ پیچھے رہ گئے
منتظر تھا آپؐ ہی کا ہر اجالا نور کا

خوب اے جاویدؔ یہ احمد رضا کی نعت ہے
صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا

ایک شعر :

ہر طرف زندگی، ہر طرف روشنی
آمدِ شاہِ بطحاؐ کی کیا بات ہے

پھر نظر میں گنبدِ خضرا نظر آنے لگا
پھر ہر اک منظر بہت اچھا نظر آنے لگا

دل میں جب روشن ہوا عشقِ محمدؐ کا چراغ
ہر طرف اک نور کا ہالہ نظر آنے لگا

اس طرح دل میں مدینے کا تصوّر آگیا
لمحہ لمحہ گنبدِ خضرا نظر آنے لگا

یہ کرم سرکارؐ کا ہے برکتیں ہیں ذکر کی
اپنے گھر میں خود مجھے طیبہ نظر آنے لگا

جل رہا تھا ایک مدّت سے غموں کی دھوپ میں
نام اُنؐ کا جب لیا سایہ نظر آنے لگا

اس طرح جاویدؔ بے خود ہوں نبیؐ کی چاہ میں
درد اُنؐ کے عشق میں اچھا نظر آنے لگا

چشمِ عنایت ڈالی جس پر میرے کملیؐ والے نے
چمکا ہی دیا ہے اس کا مقدّر میرے کملیؐ والے نے

میری ہستی کچھ بھی نہیں تھی مٹّی کی اس دھرتی پر
قطرے کو بنایا ایک سمندر میرے کملیؐ والے نے

عشق میں ان کے دیوانہ بن کے ہوا آباد وہی
جس پہ کرم کی ڈالی چادر میرے کملیؐ والے نے

بوجھ گناہوں کا تھا بہت ظلمت کے سوا کچھ اور نہ تھا
دل کو میرے کیا منوّر میرے کملیؐ والے نے

نعت کے اک اک شعر سے اب جاویدؔ اجالا ہوتا ہے
بخش دیئے ہیں ماہ و اختر میرے کملیؐ والے نے

ایک شعر :

مرے دامانِ ہستی میں مثالی انؐ کی نسبت ہے
نہیں ہے کوئی غم دل میں ملا عشقِ نبیؐ جب سے

محمدؐ حبیبِؐ خدا آ گئے
وہ آقاؐ وہ حاجت روا آ گئے

منوّر منوّر ہوئی زندگی
ہدایت کی لے کر ضیاء آ گئے

اجالا یوں ہر سمت دل میں ہوا
کہ جیسے وہ خیرالوریٰؐ آ گئے

وہ آئے تو تاریکیاں چھٹ گئیں
وہ "محبوب" نورِ خدا آ گئے

زمانے میں نورِ مبیں آ گیا
دو عالم کے جلوا نما آ گئے

وہ جب آئے جاویدؔ دل نے کہا
وہ دیکھو حبیبِؐ خدا آ گئے

ایک شعر :

سجدۂ سنگِ درِ شاہؐ سے روکو نہ مجھے
نعت کے بول لبوں پر مرے آ جانے دو

ہوا کوئے طیبہ کی میں کھا رہا ہوں
اسی شوق میں اب جیے جا رہا ہوں

ابھی پوچھ لینا نکیرین سب کچھ
ذرا ٹھہرو سرکارؐ کو لا رہا ہوں

میں قرباں ہو جاؤں سو جاں سے اُنؐ پر
تصوّر میں طیبہ سے میں آرہا ہوں

مجھے چشمِ رحمت سے وہ دیکھتے ہیں
گناہوں پہ اپنے جو شرما رہا ہوں

ادھر بھی نسیمِ کرم کوئی جھونکا
تمنّاؤں کے پھول برسا رہا ہوں

تصوّر میں آقاؐ کے نقشِ قدم ہیں
ستارا مقدّر کا چمکا رہا ہوں

الٰہی مدینے میں جاویدؔ پہنچے
یہی اک دعا میں کیے جا رہا ہوں

شہرت ہے ایسی شہرت میلادِ مصطفیؐ کی
بڑھتی رہے گی عظمت میلادِ مصطفیؐ کی

بانی ہے سب سے پہلے اس کا خدائے واحد
قدرت کو تھی ضرورت میلادِ مصطفیؐ کی

ماہِ ربیع الاوّل موقع ہے اس خوشی کا
بہتر ہے اس میں کثرت میلادِ مصطفیؐ کی

فرشِ زمیں سے لے کر عرشِ عظیم تک ہے
یہ ساری شان و شوکت میلادِ مصطفیٰؐ کی

ابلیس کے جگر پر چلتے ہیں اس سے آرے
اس پر گراں ہے ساعت میلادِ مصطفیٰؐ کی

تعظیم کو اٹھیں اب یارانِ انجمن سب
حاصل کریں سعادت میلادِ مصطفیٰؐ کی

جاویدؔ اس خدا کا احسان ہے یہ ہم پر
جس نے یہ دی ہے نعمت میلادِ مصطفیٰؐ کی

سلام

اے شہہِ بحروبر تم پہ لاکھوں سلام
حق نما حق نگر تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو بدرالدجیٰ تم ہو شمس الضحیٰ
تم ہو خیرالبشرؐ تم پہ لاکھوں سلام

ظلمتِ کفر کو دُور تم نے کیا
تم نویدِ سحر تم پہ لاکھوں سلام

ایسی خوشبو کہ مہکے چمن در چمن
کُھل گئے دل کے در تم پہ لاکھوں سلام

سارے نبیوں میں تم خاتم الانبیاء
تم ہوئے معتبر تم پہ لاکھوں سلام

کیا ہیں جنّ و بشر، کیا شجر، کیا حجر
تم کو سب کی خبر تم پہ لاکھوں سلام

شرق سے غرب تک، فرش سے عرش تک
ہے تمہاری نظر، تم پہ لاکھوں سلام

ایک جاویدؔ کیا ذکر کی بزم میں
سب کی ہے چشم تر تم پہ لاکھوں سلام



عشقِ احمدؐ سے مرا جاویدؔ دل سرشار ہے
نعت گوئی سے ملا ہے شاعری کا اعتبار